Postal Reg. No: PB/1023/ 2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 49

شمارہ:44

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

5/ شعبان 1421 ہجری 2/ نبوت 1379 ہش 2/ نومبر 2000

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے افسوس ہے ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ (کشتی نوح)

"میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں"

﴿ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندہ اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کیلئے دُعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دُعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددُعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔ (۲۹/دسمبر ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۹۲)

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت میاں اللہ بخش صاحب، حضرت محمد حمیدالدین صاحب، حضرت حکیم احمد دین صاحب، حضرت میاں میراں بخش صاحب، حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب، حضرت قریشی امیر احمد صاحب، حضرت سردار کرم داد خان صاحب، حضرت شیخ میاں رحمت اللہ صاحب، حضرت میاں اللہ دتا صاحب اور حضرت حکیم نواب علی فاروقی صاحب رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا کا دلنشیں تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

(تیسری اور آخری قسط)

حضرت میاں اللہ بخش صاحب امرتسری

آپ ۱۱/جنوری ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۸ء میں زیارت اور اپریل ۱۹۰۰ء میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے والد کا نام میاں محمد بخش تھا۔ آپ امرتسر کے رہنے والے تھے۔ آپ دینی کاموں میں پیش پیش رہنے والے اور غیرت دکھانے والے تھے اور دین کی خاطر ہر مشقت خوشی سے اپنے ذمہ لیتے تھے۔ تہجد ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور دعاؤں سے بہت شغف رکھتے تھے۔ اگرچہ آپؓ زیادہ صاحب علم نہ تھے مگر آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ جگر ماؤف ہونے سے امرتسر میں بیمار ہوئے۔ ملک مولا بخش صاحبؓ آپ کو اپنے پاس گورداسپور لے گئے اور خود ہومیوپیتھک علاج کیا جس سے اس قدر صحت یاب ہو گئے کہ سودا سلف بازار سے لے آتے تھے۔ لیکن یہ احساس کر کے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ علاج کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور اپنے علاج پر ہی اکتفا کیا گیا ہے میاں صاحب کی خواہش کے مطابق ایک حکیم کو بلایا گیا مگر اس کے علاج سے آپ کو تسلی نہ ہوئی۔ آپ ۱۹۲۰ء کے آخر میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ملک مولا بخش نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی خواہش کے مطابق گورداسپور کے قبرستان میں جہاں ملک

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بیسوی صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16,17,18 نومبر 2000ء، روز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

صاحب کے بعض بچوں کی قبریں تھیں آپ کو دفن کیا گیا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ:

”حضرت صاحب جب امرتسر تشریف لے گئے تو حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک پریس ریاض ہند کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ دوستوں نے عرض کی کہ حضور جگہ تنگ ہے۔ فرمایا دل تنگ نہ ہو، جگہ تنگ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ پھر عرض کی کہ حضور سجدہ نہیں ہوتا۔ فرمایا ایک دوسرے کی پیٹھوں پر کر لیا کرو۔ جب پہلا روز مناظرہ کا تھا تو عیسائیوں نے کوٹھی خوب سجائی ہوئی تھی اور فرش قالین اور کرسیوں سے خوب سجایا ہوا تھا۔ حضور علیہ السلام کے لئے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ پادری لوگ سڑک پر کوٹھی سے باہر تعظیم کے لئے کھڑے تھے۔ حضور علیہ السلام جس وقت تشریف لے گئے تو پادری بڑی تہذیب سے پیش آئے۔ حضورؑ نے ان کی پرواہ نہ کی۔ جب کوٹھی میں پہنچے تو حضور علیہ السلام نے فرش کو ہٹایا اور ۲۲ر مئی ۱۸۹۳ء کا دن تھا۔ پادریوں نے عرض کی کہ حضور کے واسطے کرسی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت میں کرسی نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مناظرہ مذہبی ہے۔ اس جگہ کرسی کی طلب نہیں ہو سکتی، یہاں کام شروع ہونا چاہئے۔ انہوں نے بہت اصرار کیا مگر حضور علیہ السلام نے منظور نہ کیا۔ کرسیاں اور قالین وغیرہ ہٹادئے گئے۔ مناظرہ شروع ہو گیا۔ مناظرہ کے دوران میں حسین شاہ صاحب ہیڈ کانسٹیبل پانی پینے کے لئے کنویں پر گئے۔ وہاں کھانڈ اور آبخورے مٹی کے پڑے ہوئے تھے اور پادری لوگ جو پانی طلب کرتا اسے شربت بنا کر دیتے تھے۔ شیخ حامد علی صاحب نے سید حسین شاہ صاحب کو نصیحت کی کہ حضور علیہ السلام سے پہلے دریافت کرلو۔ حسین شاہ صاحب نے کہا کہ شیخ صاحب آپ ہی حضور سے دریافت کریں۔ شیخ حامد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ جو پانی پینے کنویں پر جاتا ہے اس کو کھانڈ ملتی ہے۔ حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ میں خون جگر پی رہا ہوں، آپ کھانڈ چاہتے ہیں۔ جس شخص کو شربت کی طلب ہو وہ پانی پئے۔ اور جس کو پانی کی طلب ہو وہ صبر کرے۔

میر غلام محمود صاحب رئیس اعظم، شیخ غلام حسین صاحب رئیس اعظم، مولوی یوسف شاہ تاہک آنریری مجسٹریٹ اور مولوی غلام نبی برادر میاں اسد اللہ خان وکیل چاروں مناظرہ میں گئے اور خود تمام حالات دیکھے۔ میر غلام محمود صاحب آگے بڑھے اور جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہ بجے مناظرہ ختم کر کے باہر نکلے تو میر صاحب نے گاڑی پیش کی کہ حضور گاڑی پر تشریف رکھیں۔ فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ میر صاحب نے عرض کی کہ کیوں حضور؟۔ فرمایا ہمارے دوست ہمارے ساتھ ہیں یہ کہاں جائیں۔ ان کو چھوڑ کر میں نہیں جا سکتا۔ میر صاحب نے عرض کی کہ حضور گاڑی پر تشریف رکھیں۔ جو صاحب آپ کے ساتھ ہیں سب کے سب گاڑیوں پر سوار ہو کر جائیں گے۔ میر صاحب رئیس تھے انہوں نے آدمی بھیج کر گاڑیاں منگوالیں اور تمام احباب کو گاڑیوں پر سوار کر کے مکان پر لے گئے۔ کھانے کا انتظام پہلے سے کیا ہوا تھا۔ باقی روز حضور علیہ السلام نے خود اور ساتھیوں نے وہیں گزارے۔ وہ چاروں رئیس آپ کے ساتھ ہو گئے۔ جس وقت مجلس مناظرہ ان چاروں نے دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ تو اسلام پر قربانی کر رہا ہے اور شہر کفر بک رہا ہے۔ یہ حضور کے ساتھ ہو گئے“۔

(روایت چوہدری اللہ بخشؓ آف امرتسر۔ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

ایک اور روایت میں آپ بیان کرتے ہیں کہ: غالباً ستمبر ۱۹۰۰ء میں مَیں اپنے والد صاحب کو بھی بیعت کرانے کے لئے لایا تھا۔ چند اور آدمی بھی ساتھ تھے۔ ان میں سے ایک شخص قاضی غلام محمد کشمیری بھی تھا۔ اسے مخالفین نے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف کچھ مواد جمع کر کے لے آئے۔ تاکہ ہم مخالفت میں ایک اشتہار شائع کریں۔ آتے ہی اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں آپ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا بہت اچھا۔ آپ یہاں ٹھہریں ہم جس وقت فارغ ہوئے آپ کے ساتھ قرآن شریف، سنّتِ رسول اللہ ﷺ، حدیث اور عقلی دلائل کی بنا پر باتیں کریں گے۔ وہ شخص ایسا گھبرایا کہ دوسرے روز ہی کہنے لگا میں واپس جاتا ہوں۔ حضور نے فرمایا چند دن ٹھہر جاؤ۔ مگر وہ نہ ٹھہرا اور واپس چلا گیا۔ امرتسر جانے کے بعد مخالفین نے ایک اشتہار شائع کیا اور اسے کہا کہ دستخط کرو۔ اس نے ہر چند دستخط کرنے سے اجتناب کیا۔ مگر بالآخر کر ہی دئے۔ دستخط کرنے کے چند ہی روز بعد اس کے ہاتھ کو کوئی ایسی بیماری لگی کہ وہ ہاتھ ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا“۔ (روایت چوہدری اللہ بخشؓ آف امرتسر۔ رجسٹر روایات نمبر ۲ صفحہ ۱۸)

حضرت محمد حمید الدین صاحبؓ
ولد بابو فضل الدین صاحب سکنہ میکریاں ضلع ہوشیار پور

آپ کو ۴ر جنوری ۱۸۹۹ء میں بیعت کی توفیق ملی اور ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں زیارت سے مشرف ہوئے۔

۱۹۰۷ء میں جب کہ کمترین کی عمر ۹ سال تھی کمترین مرض کالی کھانسی میں مبتلا ہو گیا۔ اس وقت کمترین کی سکونت اپنی خالہ صاحبہ کے پاس قادیان دارالامان میں تھی۔ کمترین روزانہ اپنی خالہ کے ہمراہ مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے دار المسیح میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ مرض نے اس قدر غلبہ کیا کہ پانی کا گھونٹ بھی اندر نہیں ٹھہرتا تھا۔ کھانا چھوٹ گیا اور کمترین لاغر ہو کر ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا۔ علاوہ دوسرے حکماء کے حضرت صاحب و حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ نے بھی علاج میں پوری پوری کوشش فرمائی مگر افاقہ نہ ہوا۔ میری خالہ صاحبہ کا نام برکت بی بی تھا دختر مولوی وزیر الدین صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خالہ صاحبہ کو فرمایا کہ چونکہ یہ مرض متعدی ہے اور دوسرے بچوں کو لگ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے اس کو یہاں نہ لایا کریں۔ جس پر میری خالہ نے دوائیوں سے تنگ آکر مجھے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کروں۔ چنانچہ مغرب کی نماز سے پیشتر جبکہ حضور اوپر والے صحن میں لیٹے ہوئے تھے حضور کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور اس وقت کی عمر کے لحاظ سے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں اپنی حالت اور بیماری کی شدت اور تکلیف کے متعلق عرض کر کے دعا کی درخواست کی۔

عروج اپنا مقدر رہے اور اُن کا زوال

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل تازہ منظوم کلام پڑھا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”اس کا پس منظر یہ ہے کہ آج یہاں اللہ کے فضل سے پاکستان سے آئے ہوئے پنجابی اور پٹھان اور سندھی اور تھلوں کے غریب رہنے والے، اسی طرح بہت سے لوگ بڑے ذوق اور شوق سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں نے احمد فراز کی نظم کی تضمین لکھی ہے۔ وہ نظم اس قافیہ ردیف کی ہے ’بل کے دیکھتے ہیں، ڈھل کے دیکھتے ہیں‘۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور احمد فراز میرے نزدیک ایک بہت عظیم عہد ساز شاعر ہیں۔ وہ جب فصاحت وبلاغت کے آسمان کو چھوتے ہیں تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح ان کی فکر میں یہ خیالات آئے۔ پس ان سے معذرت کے ساتھ اس نظم میں اگرچہ ایک ہلکا سا مزاح کا پہلو بھی ہے۔ لیکن در حقیقت مزاح نہیں یہ آپ سب لوگوں کے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے“۔

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

وہ جس کی بچے بھی کرتے ہیں پیشوائی روز
اور وہ اس کو شوق سے سنتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں

عجب مزا ہے جب اُردو کلاس ہوتی ہے
تو چھوٹے لڑکے بھی بلیوں اچھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے پیار وہ کرتا ہے غم کے ماروں سے
تو ہم بھی درد کے قالب میں ڈھل کے دیکھتے ہیں

ہے ایم ٹی اے بڑا مقبول اس کو پنجابی
لگا کے اپنے گھروں پر ڈَبل کے دیکھتے ہیں

جو غیر احمدی سندھی ہیں مُلّاں کے ڈر سے
وہ چھپ کے احمدی گوٹھوں میں چل کے دیکھتے ہیں

پٹھان مُلّا کو ہیں اپنے گھر ہی لے جاتے
اور اس کا چٹکیوں میں دل مسل کے دیکھتے ہیں

غریب تھل کے، دوکانوں میں ٹیلی ویژن کی
بڑی لگن، بڑی چاہت سے کھل کے دیکھتے ہیں

خدا کے فضلوں پر ہوتا ہے اپنا دل ٹھنڈا
تو مولوی ہمیں کیوں اتنا جل کے دیکھتے ہیں

عروج اپنا مقدر ہے اور ان کا زوال
یہ وہ اُبال ہے جس میں اُبل کے دیکھتے ہیں

ہمارے حال کے آئینے میں جھانکتے ہیں
تو اس میں اپنے زبوں حال، کل کے دیکھتے ہیں

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس احقر کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی اور مرض بغیر مزید کسی علاج کے رفع ہو گئی۔ اور اس طور پر رفع ہوئی کہ اس کے بعد آج تک جبکہ کمترین کی عمر چالیس کو پہنچ رہی ہے پھر کبھی وہ مرض لاحق نہیں ہوئی"۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴)

حضرت حکیم احمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف شاہدرہ

آپؓ کو ۱۸۹۹ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ محمد حسین بٹالوی کے باہمی مقدمہ میں دھاریوال ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہونے کے لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے تو یہ بھی آپؑ کے ہمراہ تھے۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد اول صفحہ ۳۶)

آپ دسمبر ۱۹۳۸ء میں شاہدرہ میں نمونیہ سے بیمار ہوئے اور ۲۲/دسمبر کو وفات پاگئے۔ آپؓ کا جنازہ لاہور سے قادیان لے جایا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ (تلخیص از الفضل، ۲۷/دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱ کالم ۱)

آپ بیان فرماتے ہیں کہ:

"۱۹۰۰ء کے بعد قریب زمانہ کا ذکر ہے کہ جب جلسہ سالانہ اس مکان میں ہوا تھا جو مہمان خانہ جدید کے طور پر نیا بنوایا گیا تھا اور اس کا وقوع مبارک مسجد کے نیچے سے جو گلی مسجد اقصیٰ کو جاتی ہے مسجد مبارک کے نیچے سے گزر کر آگے دائیں طرف ہے۔ اس مکان کی جانب جنوب مسجد اقصیٰ والی گلی ہے اور اس کے شرق کی طرف قصر خلافت والی گلی ہے جس کے کونے والے حصہ میں مولوی محمد احسن صاحب بھی کچھ عرصہ رہتے رہے ہیں۔ اس جلسہ پر جمعہ کے روز حضرت اقدس نے وعظ فرمایا۔ وہ اس قدر لمبا ہو گیا کہ ایک بج گیا۔ جب حضور نے وعظ ختم کیا تو گھڑی کو دیکھ کر حضور نے فرمایا کہ ایک بج گیا ہے اور ابھی مہمانوں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔ اس لئے مولوی نورالدین صاحب کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ خطبہ جمعہ بالکل مختصر اور قرأت میں بھی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر جمعہ کرادیں تاکہ لوگ کھانا کھالیں۔ لوگ یہ سن کر کچھ تذبذب سے ہوگئے۔ بھوک ایک طرف پیٹ میں گدگدیاں کر رہی تھی۔ دوسری طرف حضور کا ارشاد تھا۔ اس تذبذب کو حضرت اقدس نے محسوس کر لیا اور فوراً ہی حکم دیا کہ اول طعام بعد کلام۔ اس پر عمل کر لو، پہلے روٹی کھالو پھر جمعہ ہوگا۔ تمام احمدی حاضرین نہایت خوشی سے طعام کی طرف دوڑ گئے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ کس قدر حضور کو اپنے مریدوں کے جذبات واحساسات کی قدر ہے۔

(روایات حکیم احمد الدین صاحب لاہور۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۳۷، ۳۸)

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ:

"۱۹۰۰ء کے لگ بھگ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدس اور مولوی محمد حسین بٹالوی کا باہمی مقدمہ تھا اور دھاریوال میں ڈپٹی آیا ہوا تھا اور وہیں تاریخ مقدمہ پر حضرت صاحب تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ ایک عاجز یہ تھا، دوسرے سیٹھ اسماعیل آدم تھے اور سات آٹھ اور احمدی تھے جن کے نام میں نہیں جانتا۔ حضرت اقدس پالکی میں تھے اور سیٹھ صاحب پرانے فیشن کے یکہ پر۔ جو حضرت صاحب نے خاص طور پر سیٹھ صاحب کے لئے منگوایا تھا۔ باقی ہم سب پیادہ ساتھ چلتے تھے۔ سیٹھ صاحب نے عذر کیا کہ میں ساری عمر میں ایک ہی دفعہ یکہ میں سوار ہوا ہوں اور اس روز یکہ سے گر پڑا تھا لہذا یکہ پر میں سواری نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس نے فرمایا میں یکہ پر سوار ہو جاتا ہوں اور آپ پالکی پر سوار ہو جائیں لیکن سیٹھ صاحب نے کہا کہ یہ ترکِ ادب ہے اور میں یہ جرأت بالکل نہیں کر سکتا۔ آخر سیٹھ صاحب یکہ پر سوار ہوگئے۔ راستہ میں جا کر یکہ سے گر پڑے۔ حضرت اقدس کو پتہ لگا تو آپ پالکی سے اتر کر دوڑتے ہوئے پہنچے۔ ضربات کے متعلق دریافت فرمایا اور بہت اصرار سے فرمایا کہ سیٹھ صاحب آپ ضرور پالکی پر بیٹھ جائیں مگر سیٹھ صاحب نے بھی سخت انکار کیا اور پیدل چلنے پر رضامند ہوگئے مگر حضرت اقدسؑ نے فرمایا اگر آپ پالکی میں بالکل نہیں بیٹھنا چاہتے تو پھر اس یکہ پر سوار ہو جائیں۔ آپ بھاری بھرکم ہیں آپ سے چلا نہیں جائے گا۔ آخر سیٹھ صاحب پھر یکہ پر بیٹھ گئے اور حضرت اقدس نے ہم چار آدمیوں کو یکہ کے ارد گرد متعین فرمادیا کہ سیٹھ صاحب کی حفاظت میں رہو کہ یہ گرنے نہ پائیں۔ چنانچہ ہم چاروں ہمرکاب رہے۔ راستہ میں ایک گاؤں آیا جس کی مالکہ ایک سکھ عورت تھی۔ اس گاؤں کا نام یاد نہیں رہا۔ گاؤں کے ساتھ ہی کنواں تھا اور کنویں کے ساتھ ہی ایک مکان تھا جو کہ مسافروں کے لئے تھا۔ حضرت اقدسؑ کے حکم سے ہم وہاں ٹھہر گئے تاکہ نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی جائیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کی اقتدا میں ہم نے ظہر و عصر کی دوگانہ نمازیں ادا کیں۔ کیونکہ ہمارے ساتھ کوئی مولوی صاحب موجود نہ تھے۔ تمام مولوی صاحب مع حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور گاؤں میں پہلے پہنچ چکے ہوئے تھے جہاں احمدی جماعت بھی تھی۔ اور وہاں شب باشی کا انتظام تھا اور وہ گاؤں اس سکھوں کے گاؤں سے تقریباً میل دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت اقدس کا ارادہ تھا کہ نماز ادا کر کے پھر اس گاؤں میں پہنچ جائیں گے مگر اس گاؤں کی مالکہ نے جب حضرت اقدس کی آمد کا سنا تو اس نے اپنے ایک کار مختار کو بھیجا جو کہ مسلمان تھا۔ اس نے آکر ہم سب کو کھانڈ کا شربت پلایا اور حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ سردارنی کہتی ہے آپ اس جگہ شب باش ہوں اور طعام و قیام کا انتظام میرا ہوگا۔ حضرت اقدسؑ نے عذر فرمایا کہ کل تاریخ ہے اور آج کا انتظام فلاں گاؤں میں کر رکھا ہے اس لئے مجبوری ہے ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔ وہ مختار چلا گیا اور پھر فوراً واپس آیا کہ سردارنی بہت آزردہ خاطر ہو کر عرض کرتی ہے کہ میرا دل آپ نے توڑ دیا ہے اس لئے کہ میں عورت ہوں اور بیوہ ہوں۔ ہمارے خاندان اور آپ کے خاندان میں آپس میں ہر طرح کے تعلقات تھے۔ تنبول وغیرہ اور باہمی شادیوں اور غموں میں شرکت کیا کرتے تھے۔ اگر آج ہمارے سردار زندہ ہوتے تو کیا آپ اس دعوت سے انکار کر سکتے تھے۔ یہ باتیں سن کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا ہم یہیں شب باش ہو جاتے ہیں اور احمدیوں کے گاؤں کی طرف آدمی بھیج دیا کہ مولوی صاحبان اور وکیل صاحبان یہاں چلے آویں اور باقی احمدی وہیں رہیں۔ چنانچہ وہ سب رات کو آگئے اور حضرت اقدس نے ساری رات قریباً کاغذات متعلقہ مقدمہ کی دیکھ بھال میں مع وکلاء و مولوی صاحبان جاگتے بسر کی اور صبح دھاریوال پہنچ گئے اور مقدمہ کی تاریخ بھگتی۔

جب ہم ظہر و عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اور سردارنی کی طرف سے شربت ہمیں پلایا گیا تھا تو اس وقت کوئی پانچ بجے کا وقت ہوگا ہم میں سے بعض نے شربت پینے سے عذر کیا کہ ہم روزہ سے ہیں کیونکہ وہ دن ماہ رمضان کے تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا سفر میں روزہ جائز نہیں آپ نے کیوں روزہ رکھا۔ جس پر سب روزہ داروں نے عذر کیا کہ ہمیں علم نہ تھا۔ پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ روزہ چھوڑ دو اور شربت پی لو۔ یہ کوئی روزہ نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اب تو دن قریب الغروب ہے اب روزہ اختتام تک پہنچا دینا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا پھر بھی آپ کو روزہ توڑ کھنا ہی پڑے گا کیونکہ فرض روزہ وہی ہوگا۔ یہ کلمہ سنتے ہی ہم سب روزہ داروں نے روزہ چھوڑ کر شربت پی لیا"۔

(روایت حکیم احمد الدین صاحب لاہور۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۳۵ تا ۳۷)

روایات حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر

ولد میاں شرف الدین صاحب سکنہ گوجرانوالہ

آپ کا سن پیدائش اندازاً ۱۸۶۹ء ہے۔ بیعت کی سعادت تقریباً ۱۹۰۰ء میں ملی۔ آپؓ فرماتے ہیں:- "بیعت کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی تھی کہ ہمارے بھائی غلام رسول صاحب ہم سے پہلے احمدی ہو چکے تھے مگر ان پڑھ تھے۔ میں جب دکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستہ میں ان سے ملا کرتا تھا۔ ان کے ساتھ سلسلہ کی باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے ان کو جھوٹا کہا کرتا تھا لیکن جب گھر آکر سوچتا تو نفس کہتا کہ گو یہ ان پڑھ ہے مگر اس کی باتیں لاجواب ہیں۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے جو میں نے پڑھے۔ ان کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس پر میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اپنی چارپائی سے اٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں۔ مگر دیکھتا ہوں کہ باری کھلی ہے۔ میں حیران ہوا کہ آج باری کیوں کھلی ہے۔ میں جب باری کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے ہیں۔ میں نے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو میں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے۔ میں نے ان کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے خیال کیا کہ شاید رات کو میں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا۔ یہ ان کا ہی اثر ہوگا۔ مگر جب میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کونسی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو۔ میاں غلام رسول صاحب نے اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے۔ یہ کتاب آپ کے لئے ہی میں لایا ہوں، یہ آپ لے لیں۔ میں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ یہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر میں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ کیا اب بھی تمہیں کوئی شک و شبہ باقی ہے۔ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا اس لئے میں نے بیعت کا خط لکھ دیا"۔

(روایات صحابہ رجسٹر نمبر ۱۰ صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸)

آپؓ مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قادیان میں میری موجودگی میں ایک عیسائی لڑکا آیا جس نے کاغذ پر کچھ سوالات لکھے ہوئے تھے اور اس نے دل میں یہ سوچا تھا کہ اگر حضورؑ نے سوال سنے بغیر جواب دے دیئے تو میں آپؑ کو سچا سمجھ لوں گا۔ چنانچہ حضورؑ سیر کے لئے گئے تو ایک تقریر فرمائی جس میں اس لڑکے کے تمام سوالوں کا جواب تھا۔ اس پر اس لڑکے نے مسجد اقصیٰ میں میری موجودگی میں یہ بیان دیا کہ میرے تمام سوالوں کا جواب حضرت اقدسؑ کی تقریر میں آگیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحبؓ

ولد نبی بخش صاحب سکنہ بیجا تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ

آپ کو اگست ۱۹۰۰ء میں بیعت اور فروری ۱۹۰۰ء میں زیارت کی سعادت عطا ہوئی۔ شروع ستمبر ۱۸۹۷ء کو میں مشرقی افریقہ سرکاری طور پر گوالیار جہاز پر جا رہا تھا۔ حسن اتفاق سے اسی جہاز میں جناب ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم برادر حافظ روشن علی صاحب مرحوم سفر کر رہے تھے۔ وہ میرے میڈیکل سکول لاہور سے واقف تھے۔ اب وہ احمدی ہو چکے تھے۔ بوجہ سابقہ تعارف احمدیت کے متعلق اثناء سفر جہاز میں بے تکلف گفتگو ہوتی رہی۔ میں اپنے شکوک و اعتراض پیش کرتا تھا وہ نہایت اخلاق و محبت سے قرآن مجید اور حدیث سے نقلی اور عقلی دلائل دے کر مجھے مطمئن کر دیتے تھے۔ ہمارا جہاز اٹھارہ یوم میں ممباسہ پہنچا۔ اس اثناء میں میرے تمام شکوک و اعتراض صاف ہوگئے اور اتفاق حسنہ سے دو ماہ تک ان کے ساتھ ہی رہا اور ان کے ساتھ ہی نماز پڑھتا تھا۔ میرے لئے احمدیت کی نماز بالکل نئی تھی۔ میرے پاس حضرت رفیع الدین مرحوم کا مترجم قرآن شریف تھا لہذا اس کی تلاوت یہ مدنظر رکھ کر شروع کی کہ آیا حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا

فوت ہو گئے۔ ایک ہی دور میں میری تسلی ہو گئی کہ فوت ہو گئے ہیں۔ پھر خیال آیا کہ کیا خدا مردہ کو زندہ نہیں کر سکتا؟ پس یہ مد نظر رکھ کر پھر قرآن مجید کا دور کیا جس سے تسلی ہو گئی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ ہاں مردہ دل (کفار) یا مایوس مریض زندہ ہو سکتے ہیں۔ پس میں پکا اور سچا احمدی ہو گیا......

اسی اثناء میں کئی مبشر خواب اور آپ کی صداقت کے متعلق اور زیارت حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ ہوئی مگر بیعت کے بارے میں یہی سمجھتا رہا کہ اب میں احمدی ہوں تحریر کی کیا ضرورت ہے مگر اگست ۱۹۰۰ء میں اخبار الحکم میں مرزا یعقوب بیگ نے اپنے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی وفات کے بعد حالات لکھے جس سے متاثر ہو کر میں نے اسی وقت ایک خط بیعت حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا جس کے جواب میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کا خط منظوری بیعت کا آیا اس کا آخری فقرہ یہ تھا کہ "اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"۔

آخر ۱۹۰۳ء کے آخر پر میں واپس ہندوستان آیا اور نومبر ۱۹۰۳ء میں مع اہلیہ قادیان آیا اور پورا ایک سال قادیان میں مقیم رہ کر ازدیاد ایمان و معرفت حاصل کیا۔ ان ایام میں مولوی کرم دین بھیں کا مقدمہ گورداسپور میں تھا۔ جب حضور تاریخ پیشی پر تشریف لے جاتے میں بھی ہمراہ جاتا۔ دوران قیام قادیان میں بہت سے معجزات مشاہدہ کئے میں وہی باتیں جو حضور اقدس سے بلا واسطہ سنیں اپنے الفاظ میں اس کا مفہوم بیان کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ سچ عرض کروں گا۔

۸/اکتوبر ۱۹۰۴ء گورداسپور میں جب کرم دین کو پچاس اور ایڈیٹر سراج الاخبار کو چالیس روپے جرمانہ کا حکم مجسٹریٹ نے سنایا تو حضرت اقدس کی باری آئی قبل ازیں کہ مجسٹریٹ بلائے۔ حضور مجھ سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے کہ عدالت عالیہ سے تو ہماری بریت ہی ہے اتنے میں حضور مجسٹریٹ کے بلانے سے کچہری میں حکم سننے کے لئے تشریف لے گئے۔ مجسٹریٹ نے پانچ سو اور دو سو روپے حکیم صاحب کو جرمانے کا حکم سنایا۔ ایک ہزار کا نوٹ دے کر تین صد واپس لے لیا۔ اسی وقت خواجہ صاحب نے کہا کہ آپ نے فیصلہ کیا خاک کیا۔ یعنی کرم دین کو جھوٹا سمجھ کر جرمانہ کیا اور ادھر حضور کو جھوٹا کہنے پر جرمانہ کر دیا۔ یہ امانت ہے یعنی جرمانہ کا روپیہ کیونکہ مجسٹریٹ خزانہ کا افسر بھی تھا ایسا ہی ہوا۔ چند ہفتہ کے بعد کمشنر امرتسر نے حضور کو بری کر دیا۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں: انتقال مقدمہ کرم دین کے لئے ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور ہائی کورٹ لاہور میں درخواست نامنظور ہوئی تمام احباب کو سخت کرب اور رنج تھا کہ اب پھر چندولال مجسٹریٹ کے پیش ہونا ہے خدا معلوم کیا کرے گا۔ پیشی پر سب احباب گئے۔ حضور بیمار ہو گئے۔ سول سرجن نے تصدیق کی، آپ آرام کریں پیشی میں جانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ حضور قادیان واپس آ گئے۔ دوسرے دن چندولال بہت چیں بجبیں ہوا۔ سرٹیفکیٹ پیش کر دیا گیا۔ اس نے تاریخ دے دی مگر اس تاریخ سے پہلے ہی اس کا تنزل ہو کر ملتان کا تبادلہ ہو گیا اس طرح یہ معجزہ دیکھ کر سب کے ایمان میں ازدیادی ہوئی۔

آپ بیان فرماتے ہیں: حضور اکثر دوسرے امام کے پیچھے ہی نماز پڑھا کرتے تھے مگر خوش قسمتی سے ایک دن ظہر اور عصر کی نماز گورداسپور جمع کر کے خود امام بن کر پڑھائی جس میں میں بھی شامل تھا۔ نماز نہایت سوز و گداز سے ادا کی گئی جس کی لذت اب تک بھی نہیں بھولی۔ اس نماز میں ہم پچیس احباب شامل تھے۔

نومبر ۱۹۰۳ء سے اکتوبر ۱۹۰۴ء تک قیام قادیان رہا۔ گو ملازمت کا سلسلہ ٹوٹ گیا مگر الحمد للہ کہ اب میں بار بار اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ حضور کی صحبت میں وقت گزارا۔ گو پنشن میں مجھے کچھ نقصان ہوا مگر وہ قادر مطلق محض اپنے فضل سے اس کو ہمیشہ دیگر ذرائع سے پورا کر دیتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

بیعت کے اسی وقت مولوی عبد الکریمؓ سے پوچھا کہ کوئی وظیفہ بتایئے۔ فرمایا قادیان میں بار بار آؤ۔ معاً یہاں مکان بنانے کا ارادہ کر لیا۔ ۱۹۰۴ء فروری میں مدرسہ احمدیہ کی شمالی جانب کی قطار ایک ہزار میں خرید لی ۱۹۰۶ء فروری میں الوصیت کے شائع ہوتے ہی یہ مکانات وصیت میں دے دئے۔ الحمد للہ

ایک دفعہ حضور نے فرمایا: "غلام غوث ثقہ آدمی ہے"۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دوست نے حضور سے سوال کیا کہ جنوں کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا "یہ ہمارے راستے میں نہیں ہیں"۔ ایسا ہی قبر میں سوال و جواب منکر نکیر کے بارہ میں فرمایا کہ قرآن و حدیث میں جو بیان ہوا ہے اس پر ایمان لانا چاہئے۔ باقی تفصیلات کو بحوالہ خدا کرنا چاہئے۔ یہ ایسا ہی سوال ہے جیسے کوئی آنکھ سے ذائقہ اور زبان سے دیکھنا چاہے۔ اس کی کنہ تک پہنچنا انسان کا کام نہیں ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۲۱ تا ۲۸)

حضرت قریشی امیر احمد صاحبؓ
ابن قریشی حکیم سردار محمد صاحب سکنہ بھیرہ، میانی ضلع شاہ پور

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ داروں میں سے تھے ۱۹۰۱ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضورؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حقیقۃ الوحی میں حضور نے اپنی ایک وحی الٰہی "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی......" کا تذکرہ نشان نمبر سات کے تحت فرمایا ہے اور اس کے گواہان کے طور پر تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۵۵ پر حضور علیہ السلام نے جن احباب کے نام درج فرمائے ہیں ان میں قریشی امیر احمد صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کے بیٹے ڈاکٹر قریشی عبداللہ صاحب لاہور میں ہیں۔ حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ آپؓ کے داماد تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: حضور کے گھر میں ایک مائی تابی ہوا کرتی تھی۔ وہ بہت ضعیف العمر تھیں۔ انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں آ کر کہا کہ حضرت صاحب جی! میرا سر بہت کمزور ہو گیا ہے تو حضور نے اسی وقت ان کو بادام اور مصری دی اور فرمایا کہ شیرہ بنوا کر پیا کرو۔

حضورؑ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو کسی دوست نے عرض کیا کہ حضور گورنمنٹ نے چوہے پکڑوانے کے واسطے پنجرے بنوائے ہیں اور لوگوں کو گھروں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں تا کہ چوہے مر جائیں تو طاعون دور ہو جائے۔ تو حضور نے فرمایا کہ گورنمنٹ لاکھوں پنجرے بنوائے اور لاکھوں روپے خرچ کرے جب تک ان لوگوں کے دلوں کے چوہے نہ مریں گے طاعون دور نہیں ہو سکتی۔

ایک بار صبح کے وقت حضور نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ زلزلہ آیا اور بارش ہوئی۔ حضورؑ مبارک کی زبان مبارک سے یہ الفاظ میں نے بھی سنے تھے۔ چنانچہ اسی دن زلزلہ آیا اور بارش بھی ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے میری زبان سے یہ الفاظ سنے تھے ان کی گواہیاں لکھی جائیں۔ چنانچہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ گواہی لکھی اور حضور کی خدمت میں جا کر پیش کی۔ چنانچہ میری گواہی کو بھی حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔

حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ
ابن ولی داد خان، ساکن جمالی بلوچاں ضلع شاہ پور

آپ کو ۱۹۰۲ء میں زیارت و بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔ وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے اس پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ مل کر ٹہلتے آ رہے ہیں۔ بندہ سامنے سے آ رہا ہے۔ حضرت محمد ﷺ بندہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں (انگلی کا اشارہ کر کے) کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا۔ جب میں نے ۱۹۰۲ء میں بمقام قادیان دارالامان میں جبکہ چھوٹی مسجد ہوا کرتی تھی بیعت کی تو اسی حلیہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو پایا جس میں میں نے دیکھا تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۲،۱)

حضرت شیخ میاں رحمت اللہ صاحب ابن شیخ جھنڈا صاحب

آپ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۲ء میں بیعت کی جبکہ آپؓ کی عمر ۲۶ سال تھی۔ آپ کے والد شیخ جھنڈا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعویٰ سے قبل چھ سال تک طب پڑھی تھی۔ آپ کا خاندان ہجرت کے بعد فیصل آباد میں آباد ہوا۔ سب بیٹے بہت کامیاب تاجر ہیں اور بیٹیاں بھی شادی شدہ اور خوشحال ہیں۔

آپ کی روایات میں اس زمانہ کے ایک مشہور قحط کا دلچسپ ذکر ملتا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا سارا زیور بیچ کر گندم منگوائی تھی تا کہ کوئی بھوکا نہ رہے مگر اس کے باوجود بہت جلد غلہ ختم ہو گیا۔

آپؓ فرماتے ہیں: بیکانیر اجڑ کر ہمارے ملک میں آ گیا اور روٹی روٹی کی آواز ہر طرف سے آیا کرتی تھی۔ حضور نے حکم دیا کہ لنگر میں ہر وقت آٹا پکتا ہے اور روٹی تیار رہے۔ میاں نجم الدین صاحب کو فرمایا کہ روٹی مانگنے والے کو روٹی دی جاوے اور کوئی بھی خالی نہ جائے۔ چند روز میں غلہ ختم ہو گیا۔ پھر حضورؑ نے تقریر فرمائی جس کے الفاظ یہ تھے کہ: "یہ وقتی بات ہے ہمیشہ نہ ایسی قربانی کرنی پڑتی ہے نہ ایسا اجر ملا کرتا ہے۔ یہ مومنوں کے لئے خاص دن ہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو توفیق دے"۔ اس تقریر پر کچھ روپیہ اکٹھا ہو گیا اور کچھ باہر سے آیا اور غلہ خرید لیا گیا۔ غرض اسی طرح سلسلہ قحط کے دنوں میں جاری رہا۔ (رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۷۵،۷۳)

حضرت میاں اللہ دتا صاحبؓ
ولد میاں جمال الدین صاحب جنجوعہ سکنہ ترگڑی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

آپؓ فرماتے ہیں کہ میری بیعت اس وقت کی ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ پر جہلم تشریف لے جاتے تھے۔

مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں تشریف رکھتے تھے تو میں مسمی اللہ دتا اور غلام حیدر موچی دونوں کی خواہش ہوئی کہ آپ کو ملیں مگر رستہ نہ ملنے کے باعث میں نے اس کو اٹھایا اور کھڑکی پہ کھڑکی جو ہم اس کھڑکی تک پہنچے کہ جو اندر داخل ہونے کی کھڑکی تھی تو جب غلام حیدر اندر جانے لگا تو اندر جو آدمی تھا اس نے کہا کہ بھائی کسی راستہ سے اندر آؤ۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کوئی گاؤں کا آدمی ہے۔ بڑی محنت سے اندر آیا ہے اس کو مت روکو، آنے دو۔ اس پر وہ اندر داخل ہو گیا۔ (رجسٹر روایات نمبر ۱۲ ۔ صفحہ ۱۳۲)

حضرت حکیم نواب علی صاحب فاروقیؓ

آپ کے بھتیجے مکرم میاں محمد نذیر صاحب فاروقی ضلعدار نہر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا تو والد صاحب قبلہ نے جو حکیم

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اے میرے رب! میری جدوجہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۵/اگست ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۵/ظہور ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ منہائم۔ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔(النمل:۶۳)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کا مضمون یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون جاری ہے اور آئندہ بھی کئی خطبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مضمون پر ہی مشتمل ہونگے۔

پہلی آنحضرت ﷺ کے بارہ میں ایک دعا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ سَلَامًا لَا يُغَادِرُ بَرَكَةً مِنْ بَرَكَاتِكَ وَسَوِّدْ وُجُوْهَ اَعْدَاءِهٖ بِتَائِيْدَاتِكَ وَاٰيَاتِكَ۔

ترجمہ اس کا یہ ہے: اے اللہ تو اس پر (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ پر) درود و سلام بھیج اس طرح کہ تیری برکات میں سے کوئی برکت باقی نہ رہ جائے اور اپنی تائیدات اور نشانات کے ساتھ اس کے دشمنوں کے چہروں کو سیاہ کر۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۲۶)

ایک عربی دعائیہ عبارت کا اردو ترجمہ پیش کرتا ہوں:

"پس ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حقائقِ ایمان عطا کرے اور عرفان کی سرزمین ہمارا وطن بنادے"۔ دل ہی دل میں سننے والے آمین کہتے رہیں اونچی آواز سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

"ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حقائق ایمان عطا کرے اور عرفان کی سرزمین ہمارا وطن بنادے۔ اور دلوں کے انوار کے ذریعہ جنت کا نظارہ کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ اور ہمیں اطاعت کی سواری پر سوار کرے تاکہ ہم ربّ رحمان کی رضا کی بستیوں میں سیر کریں اور حضرت (احدیت) میں خیمہ زن ہوں اور اپنے وطنوں سے بے فکر ہو جائیں۔ اور ہم رضائے مولیٰ کی خاطر غازی بن کر منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوں اور اس کی طرف بھاگیں جو سب سے زیادہ مناسب اور اولیٰ ہے اور عرفان کی راہوں کو طے کریں اور رحمٰن کی محبت کی گلیوں میں تیز تیز چلیں۔ اور اُسی نبی خاتم النبیین کی اتباع کرتے ہوئے شیطانوں کے حملہ سے بچنے کے لئے پختہ قلعوں اور شاندار محلات میں پناہ لیں۔ اے میرے اللہ، پس تُو اس (نبی) پر قیامت کے دن تک اپنی رحمت اور سلامتی بھیج اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۱۱۵)

ایک اور عربی دعائیہ کلام کا ترجمہ یوں ہے:

اے میرے ربّ! اے کمزور اور مجبوروں کے ربّ! کیا مَیں تیری طرف سے نہیں ہوں؟ بتا! اور یقیناً تُو سب بتانے والوں سے بہتر بتانے والا ہے۔ لعنت اور تکفیر بہت بڑھ گئی ہے اور دھوکہ دہی کی طرف مجھے منسوب کیا گیا ہے۔ اے قدیر خدا! تو نے سب کچھ دیکھا اور سنا۔ پس تُو ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے۔ نیز مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ آسمان سے نصرت نازل فرما اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی دستگیری فرما۔ اور کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما۔ مَیں ذلیلوں کی طرح قوم کی طرف سے دھتکارا گیا ہوں اور موردِ ملامت ہوں۔ پس تو ہماری مدد فرما جس طرح تُو نے بدر کے روز اپنے رسولؐ کی مدد فرمائی تھی۔ اور اے سب سے بڑھ کر حفاظت کرنے والے! تو ہماری حفاظت فرما۔ تُو ربّ رحیم ہے۔ تُو نے رحمت اپنے اوپر فرض کر چھوڑی ہے۔ پس اُس میں سے ہمیں حصہ عطا فرما۔ اپنی نصرت دکھا اور ہم پر رجوع برحمت ہو اور تُو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے ربّ ان کے مقاصد سے مجھے نجات بخش"۔ یعنی دشمنوں کے مقاصد سے مجھے نجات بخش۔ اور جو وہ چاہتے ہیں اس سے مجھے بچا اور مجھے مددیافتگان میں داخل فرمادے۔

"اے میرے ربّ! میرے کرب کو دور فرما اور میرا لوٹنا بہترین لوٹنا بنادے"۔ یعنی اپنے رب کی طرف لوٹنا۔ "اور میری انتہائی مرادیں مجھے عطا فرما۔ مجھے خوشی کے دن دکھا۔ اے میرے ربّ! تُو میرا ہو جا، اے میرے غم اور میرے مقصد کو جاننے والے! مجھے پاک صاف کر اور مجھے عافیت عطا فرما۔ اے کمزوروں کے خدا! ہر دروغ گو نے مجھے جھٹلا دیا ہے اور ہر جہالت کے اسیر نے میری تکفیر کی ہے۔ میرے پاس کوئی حیلہ نہیں سوائے اس کے کہ تیرے در پر حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں اے حاجات کے پورا کرنے والے۔ **تاکہ تُو** میرا دن واپس لوٹادے بعد اس کے کہ میرا سورج مائل بہ غروب ہو گیا ہے اور دل **دکھوں کی وجہ** سے تنگ آچکا ہے۔ اور اللہ کی قسم میری یہ آہ و زاری خوشیوں اور ناز و نعم کے دن ختم ہو جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمنوں نے ہلہ بول دیا ہے اور جس کے سورج غروب ہو گئے ہیں اور اندھیری رات لمبی ہو گئی ہے۔ اسلام کے **فرقوں** میں ظلمت چھا گئی ہے اور خیر الانام کی امت میں تفرقہ ظاہر ہو گیا ہے۔ جہاں تک کفار اور **کمینوں کے گروہوں** کا تعلق ہے تو وہ محبت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اور دوسری حسرت یہ ہے کہ ہم میں **علماء**، فقہاء اور اولیاء بھی ہیں مگر وہ سب کے سب خراب ہو گئے ہیں اور بلاء نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ۔

پس اے میرے ربّ! رحم کر اور ہماری دعا ہماری طرف سے قبول فرما۔ تیرے ہی حضور شکوہ ہے اور تیرے حضور ہی التجا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی دین کے عَلَم ہیں اور شرع متین کے عمائد ہیں، مگر مَیں اُن میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں پاتا جو ایسی زبان رکھتا ہو جو جرأت رکھتی ہے اور ہمارے نبی کے دین کی پیار کرنے والے دوست کی طرح خادم ہو۔ بلکہ وہ تو شہوات اور خواہشات اور دعویٰ بازی اور ریاکاری میں گرے پڑے ہیں۔ مَیں ان میں اکثر کو نہیں پاتا مگر فاسق۔ مَیں اپنے زمانہ ماموریت کی ابتداء میں خیال کرتا تھا کہ یہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہوں گے مگر انہوں نے ابتلاء کے وقت پیٹھ **پھیر لی اور ایسا ہونا حضرت** کبریاء کی طرف سے **فیصلہ شدہ تقدیر تھی۔ پس اب مَیں اس شخص**

کی طرح اکیلے چھوڑ دیا گیا ہوں جو جنگل میں رات بسر کرتا ہے **یا اس شخص** کی طرح جو اونٹوں والوں میں **یا صحراء نشینوں** میں جا بیٹھتا ہے۔ پس اب میرے پاس کوئی **حیلہ نہیں رہا۔** میری طاقت کمزور پڑ گئی ہے **اور** میری کمزوری میری قوم اور میرے قبیلہ پر ظاہر ہو گئی ہے۔ **کوئی طاقت** نہیں (بدی سے بچنے کی) **اور** (نیکی کرنے کی) کوئی قوت نہیں مگر تیرے ذریعے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔ تیری **طرف** ہی ہم جھکتے اور تجھ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں اور تیرے سے ہی ہم خوش ہیں۔ اے میرے ربّ! پس تُو میری کمزوریوں کو ڈھانپ اور میرے خطرات سے مجھے امن عطا کر۔ اور مجھے تنہامت چھوڑ کہ تُو ہی بہتر وارث ہے۔

تیرے ہاتھ میں ہی بذل و عطا اور عزت و بزرگی ہے۔ جب تُو آ جائے تو بلا نہیں آ سکتی اور جب تُو اتر آئے تو تنگی نہیں اتر سکتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تُو، اور کوئی رفعت بخشنے والا نہیں مگر تُو۔ اور کوئی تکلیف دور کرنے والا نہیں مگر تُو۔ تجھ پر ہی میرا بھروسہ ہے، اور تیرے حضور ہی مَیں گرتا ہوں اور تُو ہی توکل کرنے والوں کی پناہ گاہ ہے۔

اے میرے محسن! مجھ سے احسان کا سلوک فرما کہ تیرے سوا مَیں کسی کو احسان کرنے والا نہیں جانتا اور رحمت اور سلامتی بھیج اپنے رسول اور نبی محمدؐ پر۔ اور اس کی شان بڑھا اور مخلوق کو اس کی برہان دکھا۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے پاس روتے ہوئے آئے ہیں۔ تُو جانتا ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور تُو دیکھتا ہے جو ہمارے سینوں میں ہے۔ ہم دل کی خوشی سے تیرے ساتھ ہیں اور ہم صدق دل اور خوف کی وجہ سے تیری راہ میں اپنے آپ کو خرچ کرنے سے ذرہ بھر بھی دریغ نہیں کرتے۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہماری بساط میں نہ تھا کہ ہم خود ہدایت پا سکتے۔ اور ہم نے کچھ بھی نہیں پایا مگر وہی جو تُو نے عطا کیا۔ پس کوئی حمد نہیں ہے مگر وہ تیرے لئے ہی ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ تُو ربّ رحیم ہے اور کرم کرنے والا بادشاہ ہے۔ پس جو تیرے پاس آیا ہے اور تیرا دوست بنتا ہے اور تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے ساتھ خلوص کا تعلق رکھتا ہے، اسے خائب و خاسر نہ کر۔ بشارت ہو ان بندوں کو کہ جن کا تُو ربّ ہے اور خوشخبری ہو اس قوم کو جن کا تُو مولیٰ ہے"۔

رب تو سب کا وہی ہے مگر وہ جو رَبُّنَا اللّٰہ کہہ کر پھر استقامت اختیار کرتے ہیں ان کا ذکر فرما رہے ہیں۔

"بشارت ہو ان بندوں کو جن کا تو رب ہے اور خوشخبری ہو اس قوم کو جس کا تو مولیٰ ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب سے آگے نکل گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے ہی لئے ہے سب تعریف۔ شروع میں بھی اور آخر میں بھی اور ہر وقت"۔

(نورالحق جلد اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۶)

ایک عربی دعا کا اردو ترجمہ:

"اے میرے اللہ! پس تُو رحمت اور سلامتی بھیج اس شفیع پر جس کو شفاعت کا حق دیا گیا ہے اور جو بنی نوع انسانی کا نجات دہندہ ہے اور ہماری مدد کر تا ہم اس بادشاہ کی جناب سے فیوض و برکات پا سکیں اور ہمیں اس کے طفیل ہر اس ہاتھ سے نجات دے جو انصاف نہیں کرتا اور ظلم کرتا ہوا بڑھتا ہے۔ نیز اُن علماء سے بھی نجات دے جو اپنے بھائیوں کی عیب جوئی میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنے عیبوں کو کلیۃً بھول جاتے ہیں۔ ان کی زبان گالی گلوچ، لعن طعن اور بہتان بازی سے تو نہیں رکتی مگر سچی شہادت اور حقیقت کے بیان اور (دشمنان اسلام پر) اتمام حجت کے وقت رک جاتی ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں مگر خود نصیحت نہیں پکڑتے۔ دوسروں کو (نیکی کی طرف) بلاتے ہیں مگر خود (برائی) کو نہیں چھوڑتے۔ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ چاک کر ڈالتے ہیں مگر سیتے نہیں۔ بغیر علم کے تکفیر بازی سے کام لیتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ لوگوں کو نیکی کی ترغیب دیتے ہیں مگر خود اپنی برائیوں سے چمٹے ہوتے ہیں۔ مومن کو کہتے ہیں کہ تُو مومن نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ سوچتے ہیں۔

اے میرے اللہ! پس تُو ہمیں ان کے فتنہ سے نجات دے اور ان کی تہمتوں سے ہماری براءت ثابت کر دے اور ہمیں اپنی حفاظت اور پسند اور خیر کے لئے مخصوص کر دے۔ اور ہمیں اپنے سوا کسی اَور کی حفاظت کے سپرد نہ کر۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک اعمال بجا لائیں جو تجھے پسند ہوں۔ ہم تجھ سے تیری رحمت، فضل اور رضا کے سوالی ہیں اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے میرے ربّ! تُو اپنے فضل سے میری قوت ہو جا اور میری آنکھ اور جو کچھ میرے دل میں ہے اس کا نور بن جا اور میری زندگی اور موت کا قبلہ بن جا اور محبت سے میرے دل میں گھر کر جا اور مجھے ایسی محبت دے کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔

اے میرے ربّ! پس میری دعا قبول کر اور مجھے میری مراد عطا کر۔ مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے کھینچ اور میری قیادت کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق دے۔ میرا تزکیہ کر اور مجھے منور کر دے اور مجھے تمام کا تمام اپنے لئے کر دے اور تُو خود تمام کا تمام میرا ہو جا۔

اے میرے ربّ! میری طرف ہر دروازے سے آ۔ مجھے ہر حجاب سے نکال۔ مجھے ہر شراب معرفت میں سے پلا اور نفس کی آفات و ضربات کے مقابل پر میری مدد فرما۔ اور مجھے دوری کی ہلاکتوں اور ظلمتوں سے بچا۔ اور مجھے آنکھ جھپکنے تک کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کر اور مجھے اس کی برائیوں سے بچائے رکھ۔ اور اپنی طرف ہی میرا رفع اور صعود کر اور میرے وجود کے ہر ہر ذرہ میں سرایت کر جا اور مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں پڑتے ہیں اور تیرے انوار کے باغوں میں جولانی کرتے ہیں اور تیری تقدیر پر راضی رہتے ہیں اور میرے اور میرے اغیار میں دوری ڈال دے۔

اے میرے ربّ! تو مجھے اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے صدقے اپنا جمال دکھا اور اپنا آبِ زُلال پلا یعنی میٹھا پانی جو آسمان سے الہام کی صورت میں اترتا ہے۔ مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے باہر نکال اور مجھے اُن لوگوں میں سے نہ بنا جو ظلمتوں اور پردوں میں گرائے گئے اور برکتوں اور چمکوں اور نوروں سے دور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور کھوٹی قسمت کے ساتھ نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹے۔ مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے چہرے کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کروں اور تیری جناب میں ہمیشہ سر بسجود رہوں۔ مجھے ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں پڑیں اور مجھے وہ چیز عطا کر جو تُو اپنے مقبولوں میں سے صرف کسی خاص کو عطا کرتا ہے اور مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جو تُو اپنے محبوبوں میں سے صرف کسی منفرد شخص پر نازل کرتا ہے۔

اے میرے ربّ! میری جدوجہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اُس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال۔

اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے چہرے دکھا کہ جن پر شمائل ایمانیہ ہویدا ہوں اور ایسے نفوس دکھا جو حکمت یمانیہ رکھتے ہوں اور ایسی آنکھیں دکھلا دے کہ جو تیرے خوف سے گریاں ہوں اور ایسے دل دکھا دے کہ تیرے ذکر سے ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہو۔ اور ایسے پاک و صاف خالص لوگ دکھا جو صرف حق اور صواب کی طرف ہی رجوع رکھتے ہوں اور اقطاب اور مجذوبوں کے سایہ تلے رہتے ہوں۔ اور مجھے بلند پایہ نفوس دکھا جو توبہ قبول کرنے والے وجود کی طرف جانے کی کوشش اور تیاری کرنے والے ہوں۔

اے میرے ربّ! فساد، بَرّی و خشکی اور آبادیوں اور صحراؤں میں ظاہر ہو گیا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ تیرے بندے بلاؤں میں گرفتار ہیں اور تیرے محلات، بیابانوں میں (بدل گئے) ہیں اور تیرا دین سخت ابتری اور مصیبت میں ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اسلام ایسے محتاج کی طرح ہو گیا ہے جو امیری کے بعد غربت کا شکار ہو گیا ہو یا ایسے کانپتے ہوئے بوڑھے کی طرح جو زمانہ شباب سے بہت دور جا پڑا ہو یا ایسے لوگوں کی طرح جو غریب الوطن ہو گئے ہوں یا ایسے پردیس کی طرح جو اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہو یا ایسے آزاد کی طرح جو غلامی سے دوچار ہو گیا ہو یا ایسے یتیم کی طرح جو نگاہوں سے گر گیا ہو۔ باطل، استکبار کا چوغہ پہنے جھوم رہا ہے جبکہ حق کو شریروں کے ہاتھوں طمانچے پڑ رہے ہیں۔ وہ اس کے نور کو بجھانے کے لئے عفریتوں کی طرح زور لگا رہے ہیں۔ اللہ ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور اس راہنما کے سوا ہمارا ہے کون؟۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵۔ صفحہ ۵ تا ۷)

قوم کے لئے دعا: 'اے میری قوم! خدا تیرے پر رحم کرے۔ خدا تیری آنکھیں کھولے'۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۸۸)

حکام کے لئے دعا: "ہم تہِ دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے حکام کو جو ہر ایک جگہ انصاف اور عدل کو مدنظر رکھتے ہیں اور پوری تحقیق سے کام لیتے ہیں اور احکام کے صادر کرنے میں جلدی نہیں کرتے، ہمیشہ خوش رکھے اور ہر ایک بلا سے اُن کو محفوظ رکھ کر اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔" (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۳۔ صفحہ ۳)

انگریزوں کی نیک حکومت کے لئے دعا: "ہاں یہ بھی سچ ہے کہ محبت اور پیار سے اور رو رو کر یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ الٰہی ہمارے محسنوں پر بھی یہ احسان کر کہ وہ تجھے پہچان لیں"۔

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس قوم کا یہ احسان تھا کہ آپ ان کے خدا کو مار رہے تھے اور وہ انصاف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کی اجازت دے رہے تھے کہ اپنی ہی حکومت میں اپنے خدا کو مارتا ہوا دیکھ لیں لیکن عدل سے نہیں ہٹے۔ پس اس لئے ضروری ہے اس زمانہ کے انگریز بادشاہوں کے لئے دعا کرنا بھی اور یہ دعا بھی کہ آج بھی خدا صرف انگلستان ہی نہیں بلکہ جرمنی کے حکمرانوں کو بھی ایسے ہی عدل کی توفیق عطا فرمائے۔ "الٰہی ہمارے محسنوں پر بھی یہ احسان کر کہ وہ تجھ کو پہچان لیں اور دنیا میں ان کو خوش رکھ۔ اور سعادت کے ابدی حصہ کی بھی توفیق بخش"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۲۳)

پھر ایک اور دعا ہے: "ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس گورنمنٹ کو ہمیشہ کے اقبال کے ساتھ ہمارے سروں پر خوش و خرم رکھے اور ہمیں سچی شکر گزاری کی توفیق دے اور ہماری محسن گورنمنٹ کو اس مخلصانہ اور عاجزانہ درخواست کی طرف توجہ دلا دے کہ ہر یک توفیق اسی کے ارادہ اور حکم سے ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

ایک حضرت بابا گرو نانک صاحب کی زبان میں آپ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک منظوم کلام کہا اس کا سلیس اردو ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

وہ سفر میں رو رو کر دعا کرتا تھا کہ اے میرے پیدا کرنے والے اور مشکل کشا!
مَیں ایک عاجز مٹی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں مگر تیرے پاک دربار کا غلام ہوں۔
مَیں دل سے تیری راہ میں قربان ہوں۔ مجھے اپنی جناب سے علم عطا کر کے نشان بخش۔
تیرا نشان پا کر مَیں وہیں جاؤں گا!! اور جو تیرا ہو گا اُسے ہی اپنا ٹھہراؤں گا۔
اپنا کرم کر کے مجھے اپنی وہ راہ بتا کہ جس میں اے میرے پیارے! تیری رضا ہو۔
(تب اس کو الہاماً بتایا گیا کہ تُو مجھ کو اسلام مین پائے گا۔)
(اُس نے کہا کہ) یہ تو مجھ سے اک گناہ ہوا ہے کہ سچائی کی راہ پوشیدہ رکھی ہے۔
اس بات کے تصور سے وہ پریشان ہو کر اور روتے ہوئے کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار!
ترے نام کو مَیں مانتا ہوں۔ تیرا نام غفار اور ستار ہے۔
بے شک تُو حي اور قدوس ہے اور تیرے بغیر ہر ایک راہ فریب ہے۔
اے خالق العالمین! مجھے بخش دے۔ تو پاک اور بے عیب ہے اور مَیں ظالموں میں سے ہوں۔
اے پاک! اے میرے پیدا کرنے والے!! مَیں تیرا ہوں۔ تیری راہوں میں ہلاکت کا کوئی خوف نہیں ہے۔
تیری چوکھٹ پر میری جان قربان ہے۔ اور تیری محبت ہی دراصل میری جان ہے۔
نیک لوگوں کو جو طاقت عطا کی جاتی ہے، وہ مجھے بھی اپنے اَسرار دکھلا کر بخش۔
مَیں گناہگار ہوں۔ مجھ کو وہ راہ بتا جس کے ذریعے سے تیری رضا حاصل ہو۔
اے خالق! تُو خود پیار کرتے ہوئے مجھ کو اپنی راہ کی طرف راہنمائی فرما۔

(ست بچن۔ صفحہ ۴۱۔ مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

ایک چھوٹی سی دعا ہے سچ بولنے اور سچ کو پہچاننے کی دعا۔ بعض پہلوؤں سے ہر دعا سے یہ افضل ہے۔ اگر کسی کو سچائی کی توفیق مل جائے اور سچ کو پہچاننے کی تو دین و دنیا میں کامیاب ہو گیا۔ "اے میرے رب! ہمیں سچ بولنے کی توفیق عطا فرما۔ ہم پر حق کا انکشاف فرما اور حق مبین کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔ آمین"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۴)

فہم دین کے حصول کے لئے ایک دعا: "اے ہمارے ربّ! تو ہمیں اپنے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرما۔ اور اپنی جناب سے ہمیں دین قویم کا فہم عطا فرما اور اپنی جناب سے ہمیں علم عطا فرما"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷)

ہندو مستورات کا ایک وفد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی کہ ہمیں دعا کا طریقہ بتایئے۔

۲۳؍ مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درِ دولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم مہاراجہ کے درشن کے واسطے آئی ہیں...... فرمایئے کہ پرمیشر سے پرارتھنا کیسے کیا کریں؟

فرمایا: "پرارتھنا بے شک اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا! اے کہ تُو ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے۔ تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرّہ تیرے تصرّف میں ہے۔ تُو جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ تُو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ بدیوں سے ہمیں بچا۔ بدیاں ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ یہ ہم سے دور ہو جائیں۔ ان کا تو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دُور کرنا ہماری طاقت سے دُور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے۔ پہلے بدکرموں کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما"۔

یہاں جو کرم کا تصور ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اس کو بھی سمجھا دیا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ پہلے بدکرموں سے پہلی کسی جون میں بدکرم مراد نہیں ہیں۔ خدا سے دعا مانگنے سے پہلے کے جو اعمال گندے ہوئے ہیں ان کے بد نتائج سے بھی ہمیں بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

"اس طرح سے خدا تعالیٰ سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خرگدا کی طرح پکی بن کر اسی سے، نہ کسی اور سے دُعا کیا کرو اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دعا سے ایسا دن آجاوے گا کہ دلوں کے سب گند دھو دیئے جاویں گے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی۔" (ملفوظات۔ جلد ۵۔ صفحہ ۶۸۸)

اخبار بیسویں صدی میں نام ظاہر کئے بغیر ایک شخص کو بہت بڑا "بزرگ" کہا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اخبار بیسویں صدی کے نزدیک اس میں جو سخت بدکلامی کی گئی تھی وہ لکھی گئی اور ساتھ یہ بد دعا کی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعوذ باللہ سب دجل کھل جائے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر آپ نے دعا کی۔ فرماتے ہیں:

"مَیں نے اُس شخص کے بارے میں دعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ دعا قبول ہو گئی اور وہ دعا یہ ہے کہ یاالٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مَیں کذاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں ہوں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے ملعون اور مردود ہوں اور کاذب ہوں۔ اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں تو مَیں تیری جناب میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہوا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اُس شخص کے پردے پھاڑ دے جو بزرگ کے نام سے اِس اخبار میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس عرصہ میں قادیان میں آکر مجمع عام میں توبہ کرے تو اُسے معاف فرما کہ تُو رحیم و کریم ہے۔

یہ دعا ہے کہ مَیں نے اس بزرگ کے حق میں کی۔ مگر مجھے اِس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے اور کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کذاب ٹھہرا کر میری پردہ دری کی پیشگوئی کی۔ اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے۔ مگر اس شخص کے اس کلمہ سے میرے دل کو دکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا۔ تب مَیں نے دعا کر دی۔ اور یکم جولائی اٹھارہ سو ستانوے سے یکم جولائی اٹھارہ سو اٹھانوے تک اِس کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ سے مانگا"۔

پس اسی مدت میں یہ واقعہ ہوا کہ وہ جو بھی شخص بزرگ کے نام سے تھا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معافی کی درخواست کی۔ فرماتے ہیں:

"مَیں اِس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ کسی کے اہل اللہ ہونے میں اُس کی دعا کا قبول ہونا شرط ہے۔ ہر ایک ولی مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور اُس کو وہ حالت میسر آجاتی ہے جو استجابت دعا کے لئے ضروری ہے۔ ہاں جب کبھی وہ حالت میسر نہ ہو تب دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں۔ وہ حالت یہ ہے کہ کسی کی نسبت نیک دعا یا بد دعا کے لئے اہل اللہ کا دل چشمہ کی طرح یکدفعہ پھوٹتا ہے اور فی الفور ایک شعلۂ نور آسمان سے گرتا اور اُس سے اتصال پاتا ہے اور ایسے وقت میں جب دعا کی جاتی ہے تو ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ سو یہی وقت مجھے اس بزرگ کے لئے میسر آیا۔ مَیں ان لوگوں کی روز کی تکذیبوں اور لعنت اور ٹھٹھے اور ہنسی کے دیکھنے سے تھک گیا۔ میری روح اب ربّ العرش کی جناب میں رو رو کر فیصلہ چاہتی ہے۔ اگر مَیں درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں مردود اور مخذول ہوں جیسا کہ ان لوگوں نے سمجھا تو مَیں خود ایسی زندگی نہیں چاہتا جو لعنتی زندگی ہو۔ اگر میرے پر آسمان سے بھی لعنت ہے جیسا کہ زمین سے لعنت ہے تو میری رُوح اُوپر کی لعنت کی برداشت نہیں کر سکتی"۔

یعنی زمین کی لعنتوں کی تو مجھے پروا نہیں لیکن اوپر کی لعنت میری روح برداشت نہیں کر سکتی۔ "اگر مَیں سچا ہوں تو اس بزرگ کی خدا تعالیٰ سے ایسے طور سے پردہ دری چاہتا ہوں جو بطور نشان ہو۔ اور جس سے سچائی کو مدد ملے۔ ورنہ لعنتی زندگی سے میرا مرنا بہتر ہے۔ میرے صادق یا کاذب ہونے کا یہ آخری معیار ہے جس کو فیصلہ ناطق کی طرح سمجھنا چاہئے۔ مَیں خدا سے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ اگر مَیں اُس کی نظر میں عزیز ہوں تو وہ اِس بزرگ کی ایسے طور سے پردہ دری کرے جو

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

اب تک کسی کے خیال و گمان میں نہ ہو۔ مَیں جانتا ہوں کہ میرا خدا قادر اور ہر ایک قوت کا مالک ہے۔ وہ اُن کے لئے جو اُس کے ہوتے ہیں بڑے بڑے عجائبات دکھلاتا ہے"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ ۱۳۔ صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۳)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کے بعد اس شخص کا جس کا نام بزرگ کے طور پر درج کیا گیا تھا حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عاجزانہ پیغام ملا کہ مجھے معاف کردیں۔ میری توبہ قبول ہو اور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ دری نہ فرمائے۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بزرگ کا اور اپنی دعا کا ذکر فرمایا ہے اور پھر اسی جلد کے صفحہ ۸۲ پر درج اشتہار میں اس بزرگ کے توبہ کر لینے کا ذکر ملتا ہے اور ان کی توبہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو ان الفاظ میں دعا کی تحریک بھی فرمائی ہے کہ "اے اللہ! اسے آزمائشوں اور آفات سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! اسے مکروہات سے بچا۔ اے اللہ! اس پر رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے"۔

ایک چھوٹی سی دعا ہے مسجد مبارک قادیان کی توسیع کے لئے جو چندہ کی تحریک کی گئی تھی اس پر آپ نے دعا کی: "اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو امور خیر کی امداد میں دلی زور اور توفیق بخشے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں کے لئے ایک حجرہ بنایا تھا اور اب بھی لوگ جو قادیان جاتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بھی اس حجرہ میں جاکر دعا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ: ہمارا سب سے بڑا کام تو کسر صلیب ہے۔ اگر یہ کام ہو جاوے تو ہزاروں شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہو جاتا ہے اور اسی کے ادھورا رہنے سے سینکڑوں اعتراضات ہم پر وارد ہو سکتے ہیں۔...... اسی واسطے ہم نے ان ہتھیاروں یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان بنوایا ہے کیونکہ دعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے۔...... غرضیکہ ہم نے اس لیے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ ساٹھ یا پینسٹھ سال عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف، اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا۔

ہم نے دیکھا کہ اب ان مسلمانوں کی حالت تو خود مورد عذاب اور شامت اعمال سے قہر الٰہی کے نزول کی محرک بنی ہوئی ہے اور خدا کی نصرت اور اُس کے فضل و کرم کی جاذب مطلق نہیں رہی۔ جب تک یہ خود نہ سنوریں تب تک خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کا ان کو فکر نہیں ہے۔ خدا کے دین کے واسطے ذرا بھی سرگرمی نہیں۔ اس لیے خدا کے آگے دست دعا پھیلانے کا قصد کر لیا ہے کہ وہ اس قوم کی اصلاح کرے اور شیطان کو ہلاک کرے تاکہ خدا کا سچا نور دنیا پر دوبارہ چمک جاوے اور راستی کی عظمت پھیلے۔ اُس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نُور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو۔ سو اُس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ مَیں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دعا کے اس فساد پر غالب آویں تاکہ اوّل آخر سے مطابق ہو جاوے اور جس طرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعہ سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دعا کے فتح ہو"۔

(البدر جلد دو۔ نمبر گیارہ۔ صفحہ ۸۳، ۸۵۔ بتاریخ ۳؍ اپریل ۱۹۰۳)

سب دوست جن کو قادیان میں حجرہ بیت الدعا میں جا کر دعا مانگنے کی توفیق ملے تو سب سے اعلیٰ، مختصر دعا یہی ہے کہ اے خدا تیرے بندے مسیح موعود نے جو دعائیں مانگی ہیں تو ان سب کو قبول فرمادے۔ اسی دعا پر زور دیں اور سب سے بڑی دعا آپ کی یہی تھی کہ تثلیث ٹوٹ جائے اور دنیا سے

گمشدہ رسید بکس

(۱) نظارت بیت المال آمد کی طرف سے سالانہ اجتماع پر آنے والے ایک مہمان کی دستی جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کیلئے بھجوائی گئی تین رسید بکس چندہ جماعت احمدیہ نمبر 9622, 9628, 9629 دوران سفر سامان کے ساتھ چوری ہو گئی ہیں۔

(۲) جماعت احمدیہ بریلی (یو-پی) کو دی گئی رسید بک نمبر 3633 بھی گم ہو چکی ہے۔

(۳) اسی طرح مکرم انچارج صاحب دیودرگ (کرناٹک) سرکل کو ایشو کردہ رسید بک نمبر 6731 بھی نمائندہ وقف جدید سے دوران سفر گم گئی ہے۔

بنا بریں ان پانچوں رسید بکس کو کالعدم قرار دیدیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان رسید بکس پر کسی بھی قسم کا جماعتی چندہ ادا کرنے سے احتراز کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

دجال نابود ہو جائے۔

پھر دعا ہے: نماز میں لذت و ذوق حاصل کرنے کی دعا۔ "اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں لذت نہ پانے والوں کو دعا کا طریقہ سمجھا رہے ہیں۔ اپنے متعلق نہیں فرما رہے۔ ہر نمازی جس کو نماز میں لذت نہ ملے وہ یہ دعا کرے۔

"اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب **اس قسم** کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس **بے ذوقی کی نماز** میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۶۱۶۔ طبع جدید۔ ربوہ)

حقائق ایمان کے حصول کے لئے دعا: "پس ہم اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان کے حقائق عطا کرے۔ عرفان کی سرزمین میں ہمیں آباد کرے اور دل کے انوار کے ذریعہ ہمیں جنت کے نظارے عطا فرمائے۔ وہ ہمیں اطاعت کی پیٹھ پر سوار کرے تاکہ ہم رب رحمان کی رضا کے رزق سے لوگوں کی ضیافت کر سکیں اور اللہ کے دربار میں خیمہ زن ہو کر اپنے وطنوں کو بھول جائیں اور مولیٰ کی خوشنودی کی خاطر نمازی بن کر، آخر شب سفر اختیار کریں"۔

اب یہاں بہت سے مہاجرین آئے ہوئے ہیں۔ اپنے وطنوں کو بھول جائیں ان معنوں میں کہ ہجرت کا جو مضمون ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کی طرف ہجرت کریں۔ پس خدا کی طرف ہجرت کریں اور وہ نمازی بن کر ہو سکتی ہے۔ جو نمازی نہیں اس کی کوئی ہجرت نہیں۔ آپ سب لوگ اپنے دلوں پر غور کریں، اپنے بچوں کی حالت پر غور کریں۔ اگر وہ نمازی ہی نہ بن سکے تو یہ سب ہجرتیں بے کار ہیں۔

"پھر آخر شب سفر اختیار کریں" مراد یہ ہے کہ راتوں کو تہجد میں اٹھ کر اللہ کے حضور دعائیں کریں۔

"اور ہر اس چیز کی طرف جو زیادہ مناسب اور زیادہ بہتر ہو **تیزی** سے دوڑ کر جائیں اور عرفان کی راہوں کو طے کریں اور محبت الٰہی کی گلیوں پر تیز بھاگ کر **ایک دوسرے** سے آگے بڑھیں اور نبی اُمّی حضرت خاتم النبیین کی اتباع کر کے شیاطین کے حملے سے **بچنے کے لئے** مضبوط قلعوں اور خوش منظر مکانوں میں پناہ لیں۔ اے اللہ! تو آنحضرتؐ پر **جزا و سزا کے دن تک درود** و سلام بھیج۔ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ ہر حقیقی حمد اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام کائنات **کا پروردگار** ہے۔"

(سر الخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۲۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی۔ مَیں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ اُس وقت میرے ساتھ کوئی ایک بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ خدائے تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تُو اس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہو گی۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تُو برکت دیا جائے گا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور بڑھائے گا اور انہیں برکت دے گا اور اُن کی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اس کے عہد پر قائم ہوں گے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا (جن کا ترجمہ لکھا گیا) وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔ یہ دعا الہامی براہین میں درج ہے۔...... پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے، منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور اُن کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے۔ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبہ پوش خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے"۔ (تحفۃ الندوہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۹۷)

پھر فرماتے ہیں:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔

اب مَیں مختصر طور پر اپنے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے دلائل ایک جگہ اکٹھے کر کے لکھ دیتا ہوں۔ شائد کسی طالب حق کو کام آئیں یا کوئی سینہ حق کے قبول کرنے کے لئے کھل جائے"۔

عربی عبارت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:- اے اللہ! تُو اپنی جناب سے اس میں برکت اور تاثیر اور ھدایت اور روشنی بخشنے کا سامان رکھ دے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف راغب کر دے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر قادر اور (دعا) قبول کرنے کا اہل ہے۔ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ ہمیں بخش دے اور ہماری مصیبتیں اور تکلیفیں دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر غم سے نجات بخش اور ہماری مشکلات میں خود ہمارا کفیل ہو جانا۔ اور ہمارے ساتھ ہو جا، جہاں بھی ہم ہوں۔ اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما اور ہماری گھبراہٹ کو امن میں بدل دے۔ ہم تجھی پر توکل کرتے ہیں اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتے ہیں۔ دنیا و آخرت میں تُو ہی ہمارا مولا ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ آمین۔ یا ربّ العالمین۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲)

اسلام کے غلبہ کے لئے آپ کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ فرماتے ہیں:

"خدا نے اس زمانہ میں ارادہ کیا ہے کہ اسلام جس نے دشمنوں کے ہاتھ سے بہت صدمات اٹھائے ہیں وہ اب از سرِ نو تازہ کیا جائے اور خدا کے نزدیک جو اس کی عزت ہے وہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوں اور ایک طرف صرف مَیں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے"۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

اسلام کے غلبہ اور اپنی نصرت کے لئے ایک اور دردمندانہ التجا: "اے میرے رب! اے ضعیف اور مضطر اور بے قرار لوگوں کے رب! کیا میں تیری طرف سے نہیں ہوں۔ تو بول تو سہی اور وہ بولنے والوں سے بہتر ہے۔ لعنت اور تکفیر کی کثرت ہو گئی۔ مجھے جھوٹ کی طرف منسوب کیا گیا۔ اے قدیر میں نے یہ سب کچھ سنا اور دیکھا۔ پس تو ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما۔ تو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ مجھے علماء سوء، ان کے اقوال سے، ان کے مکر سے، ان کی چالاکیوں سے نجات بخش اور مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ آسمان سے نصرت نازل فرما۔ اس مصیبت کے وقت اپنے بندے کی دستگیری فرما اور کافروں پر عذاب نازل فرما۔ میں عاجزوں کی طرح تیرے قوم کا دھتکارا ہوا اور ان کی ملامتوں کا مورد بن گیا ہوں۔ تو ہماری نصرت فرما جس طرح تو نے اس دن بدر میں اپنے رسول کی نصرت فرمائی تھی۔ اے حفاظت کرنے والوں میں سب سے بہتر! ہماری حفاظت فرما۔ تو رب رحیم ہے۔ تو نے اپنے نفس پر رحمت کرنا فرض قرار دے لیا ہے۔ پس ہمارے لئے بھی کچھ حصہ عطا ہو۔ تو نصرت کا جلوہ دکھا اور ہم پر رحم فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ تو ارحم الراحمین ہے۔ اے میرے رب مجھے اس سے نجات بخش جس کا وہ قصد کرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ ارادہ رکھتے ہیں ان سے میری حفاظت فرما اور مجھے ہدایت یافتہ گروہ میں داخل فرما۔ اے میرے رب! میری بے قراری دور فرما اور میری آخری منزل کو بہتر بنا۔ مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابیاں عطا فرما۔ اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا اور اے میرے رب تو میرے لئے ہو جا اور میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے محبوب! مجھے پاک و صاف کر اور مجھ سے درگذر فرما"۔ (نور الحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۲)

اب وقت چونکہ زیادہ ہو رہا ہے پھر دوسرے پروگرام بھی ہونگے اس لئے میں اس پر ختم کرتے ہوئے آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیش کر رہا ہوں جو جلسہ میں شریک تمام شرکاء کے حق میں ایک دعا کے طور پر ہے۔ فرماتے ہیں:

"اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و کریم اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے ہر ایک مذہب کے بزرگ کے دل میں شوق اور محبت ڈال اور خاتمہ اس کارروائی کا اپنی رضا مندی کے موافق کر۔ آمین"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR &

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

وائیٹل روز کیپسول: مردانہ و جسمانی طاقت بڑھانے کیلئے بھروسے مند دوا۔

لیکونل کیپسول: لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔

تیار کردہ:

روز فارما

ہردو چھنی روڈ گورداسپور 143521

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۴

صاحب کے برادر کلاں تھے ۱۸۹۳ءیا۱۸۹۴ء کے قریب بیعت کرلی اور تحفۃً ایک کتاب "براہین احمدیہ" اپنے برادر خورد کو دی۔ مگر حکیم صاحب قبلہ کے دل و دماغ مُلّاازم سے ماؤف و متاثر تھے، نہایت مخالفت کی اور کتاب کو پڑھنا گوارا نہ کیا۔ کہا کرتے تھے کہ یہ قبول احمدیت کی سعادت مجھے بھائی صاحب کی کوشش سے عطا ہوئی۔ چونکہ وہ مجھ سے بیعت کرنے میں سبقت لے چکے تھے اس لئے کبھی نہ کبھی، میری مخالفت کے باوجود کوئی نہ کوئی نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیفات کا یا کوئی اشتہار یا اخبارات دے دیا کرتا تھا۔ لیکن مجھے یہ ضد تھی کہ بھلا "مہدی اور قادیان کا مغل" یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ قادیان ایسی چھوٹی بستی کا رہنے والا مغل مہدیٔ دوران بنا کر آجائے؟ میں ان کتابوں کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتا اور اگر کبھی مکالمہ بھی کیا تو اپنے نظریہ کو ہمیشہ بحال رکھا۔ اسی صد میں ۱۹۰۳ء کا زمانہ آگیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جہلم آنے کی افواہات گرم ہوئیں۔ چونکہ محترم کریم بخش صاحب سے حکیم صاحب مرحوم کے برادرانہ تعلقات تھے اور یہ تعلقات عاشقانہ رنگ تک پہنچ گئے تھے اور چوہدری صاحب موصوف بھی حضرت والد صاحب کے ساتھ ہی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ اس لئے چوہدری صاحب نے حکیم صاحب کو دعوت دی کہ جہلم چلیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت سے تو کم از کم مشرف ہوں۔

اس کی تائید میاں شادی خان صاحب مرحوم نے کی جو اس زمانہ میں سیالکوٹ شہر میں لکڑی کا کاروبار کیا کرتے تھے مگر حکیم صاحب نے منظور نہ کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ حکیم صاحب بیعت کی سعادت سے بہرہ انداز ہوں، واقعات نے کچھ ایسی شکل اختیار کرلی کہ ان کو جہلم جانا پڑا جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ نماز جمعہ کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے اور اپنے ایک دوست مولوی محمد شفیع سے ملاقات کی۔ اس نے کہا کہ چند یوم سے کچھ قبض وسط کی حالت ہے۔ نمازوں میں سرور نہیں آتا۔ اس نے فوراً جواب دیا کہ مرزا صاحب جہلم آرہے ہیں ان سے ملیں۔ یہ مولوی صاحب غیر احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کو بدرجہ غایت اختلاف و عناد تھا مگر نہیں معلوم انہوں نے یہ مشورہ کیسے دے دیا۔ چونکہ یہ جواب حکیم صاحب کی توقعات کے خلاف تھا۔ حکیم صاحب نے سن کر کہا کہ کیا آپ واقعی صحیح مشورہ دے رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں کہ آپ جاکر پھنس جائیں بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ آپ تحقیق کے طور پر ان کو ملیں اور ان کے دعاوی کی جانچ پڑتال کریں۔ لیکن اگر آپ یہ مشورہ پسند نہیں کرتے تو بہتر یہی ہے کہ آپ نہ جائیں۔

حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے مولوی محمد شفیع کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مجھے مشورہ دے کر پریشان تھے اور اب وہ کنایۃً مجھے روک رہے تھے۔ رات کو گھر پہنچا لیکن بار بار یہ خیال ستاتا تھا کہ دنیا دن بدن اس انسان کی طرف جھک رہی ہے۔ اگر یہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو اس کا معاملہ خدا سے ہے اور اگر یہ سچا ہے تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک ندی یا نالہ ہے جس کے ایک کنارہ پر بہت سے لوگوں کا مجمع ہے اور وہ کچھ شور و غل کر رہے ہیں۔ اور دوسرے کنارے پر تھوڑے سے اشخاص ایک ٹیلہ پر امن و سکون سے کھڑے ہیں۔ میں خود تو کثرت کی طرف شور و غل کرنے والوں میں ہوں اور بھائی صاحب (یعنی راقم الحروف کے والد صاحب مرحوم) قلت کی طرف دوسرے کنارے پر کھڑے ہیں اور میرا نام لے لے کر آوازیں لگا رہے ہیں کہ اس طرف آجاؤ۔ جس طرف تم کھڑے ہو یہ اشخاص کُلُّھُمْ غرق ہونے والے ہیں۔ میں یہ آواز سن کر بغیر حیل و حجت کے ندی کو عبور کر کے بھائی صاحب کی طرف چلا گیا اور آنکھ کھل گئی۔

میری طبیعت میں اب ایک اطمینان و سکون تھا۔ جب صبح ہوئی اور بعد نماز فجر مسجد سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو گھر والوں سے کہا کہ میں جہلم جانا چاہتا ہوں۔ چونکہ گھر میں میرے اثر کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کوئی بات چیت تو نہیں ہوا کرتی تھی مگر چونکہ بھائی صاحب ہمیشہ متعلقین کی بیماریوں اور دنیاوی مشکلات کے لئے حضرت صاحب کے حضور دعا کے لئے خط لکھا کرتے تھے اور مشکلات کا حل ہو جایا کرتا تھا۔ گھر والوں پر در پردہ ایک اچھا اثر تھا۔ حکیم صاحب کی اہلیہ (یعنی میری خالہ صاحبہ مرحومہ) نے ہنس کر کہا کہ جب خود بیعت کریں تو میری طرف سے بھی بیعت کرنا اور جلد جلد ان کی روانگی کا بندوبست کیا۔ غالباً یہ وہ تاریخ تھی کہ حضرت صاحب نے وزیر آباد سے جہلم کی طرف گزرنا تھا اور حکیم صاحب سیالکوٹ ریلوے سٹیشن یا چھاؤنی سیالکوٹ سے سوار ہوئے اور جہلم پہنچ کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ کہا کرتے تھے کہ "جہلم جس کوٹھی میں حضور ٹھہرے ہوئے تھے اس کے گرد پہرہ تھا۔ اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں بیعت کنندگان یا دوسرے ملاقاتی اندر لے جائے جاتے تھے۔ جب میری باری آئی تو اس وقت تک بیعت کا ارادہ نہ تھا لیکن حسن اتفاق سے جو آٹھ شخص اندر گئے ان میں دوسرے نمبر پر مَیں تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آنکھیں خوابیدہ تھیں اور بند تھیں۔ جب جاکر کھڑے ہوئے السلام علیکم کہا تو حضرت نے پوری آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا اور ہاتھ اٹھا کر مصافحہ کے لئے میری طرف کیا۔ مَیں نے مصافحہ کیا۔ بس پھر کیا تھا میری حالت متغیر ہو گئی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲ صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۶)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب چونکہ سات بج گئے ہیں اور بہت سے لوگوں نے واپس بھی جانا ہے میری تقریر کے نوٹس تو زیادہ ہیں اس لئے اب میں سمجھتا ہوں کہ مناسب یہی ہے کہ اس خطاب کے آخری حصہ میں آپ کو دعاؤں کی تحریک کروں اور اختتامی دعا میں آپ میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائے گا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا"۔

نیز فرمایا:

بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہونگے جو خدا کے انتظام کو برباد کرنا چاہتے ہیں"۔

پھر ان نشانات کے ظہور کا ذکر کرنے کے بعد آنے والی ترقیات کا ذکر فرمایا کہ:

☆...... دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں...... یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

مذکورہ نشاناتِ صداقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وعدہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے:

"تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۱،۱۸۲)

میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لئے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنادے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائیں کریں۔

"ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرمادے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

اب میں آپ سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اسیران راہ مولاؐ اور شہداء کی نسلوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کوئی رات نہیں جس میں مَیں ان کے لئے اللہ کے حضور روتا نہ ہوں۔ ہر رات ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور کامل یقین رکھتا ہوں کہ اللہ میری ان دردناک دعاؤں کو سنے گا اور آپ سب کی دردناک دعاؤں کو سنے گا۔

میں جلسہ میں آنے والوں اور جانے والوں کو اس جلسہ میں شمولیت پر جو میرے نزدیک ایک تاریخی جلسہ ہے بہت بہت دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ خیریت سے آپ کو لایا ہے، خیریت سے واپس اپنے گھروں کو لے کر جائے۔ آپ کے بعد آپ کا خلیفہ رہا ہو۔ آپ کسی کریہہ المنظر چیزوں کا مشاہدہ نہ کریں۔ واپس جائیں تو اللہ نے آپ کے اہل و عیال کی ہر طرح سے حفاظت فرمائی ہو۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان نصیحتوں کا خیال رکھیں گے جو بار بار کی جاتی ہیں کہ جن کاروں میں سفر کر رہے ہیں بہت احتیاط کریں۔ نیند آئے تو کھڑے ہو جائیں۔ ہرگز پہنچنے کی جلدی نہ کریں بلکہ جیسا کہ میری بار بار کی آپ سے عرض ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی شخص کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کا دکھ سب سے زیادہ مجھے اور سب جماعت کو پہنچتا ہے۔ اس لئے آپ ہمارے دکھوں کا موجب نہ بنیں اور دعا کریں اور دعا کے ساتھ اللہ کے فضل کے ساتھ جس طرح آپ یہاں آئے اسی طرح اس فضل کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوں۔ اب میری درخواست ہے کہ اس خاموش دعا میں شامل ہو جائیں۔

دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: حاضری کی رپورٹ جو تازہ ملی ہے وہ یہ ہے کہ الحمد للہ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری ۲۳ ہزار ۴۰۷ ہے۔ گزشتہ سال ۲۱ ہزار تھی اور اس طرح قریباً ۲۵۰۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ امسال ۷۷ ممالک سے وفود تشریف لائے۔ گزشتہ سال ۶۰ ممالک سے وفود تشریف لائے تھے فالحمد للہ علی ذلک۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی یہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

✿✿✿ ...... ✿✿ ...... ✿✿✿ بشکریہ الفضل لندن

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

☆باجماعت نماز تہجد ☆خصوصی درس قرآن مجید واحادیث ☆علماء کرام کی پرمغز تقاریر۔ علمی، ورزشی، ذہنی مقابلہ جات ☆ہندوستان کے 15 صوبوں کی 84 مجالس سے نمائندگان کی شرکت۔ پیار و محبت کے ماحول میں نومبائع خدام کی تعلیم و تربیت کے حسین مناظر

الحمدللہ ثم الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۳۱واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۲واں اور بیسویں صدی کا آخری سالانہ اجتماع شاندار طریق پر ۲۵،۲۶،۲۷ ستمبر ۲۰۰۰ کو نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ امسال حسب سابق پنڈال احمدیہ گراؤنڈ کے قریب مسجد ناصر آباد سے ملحق بنایا گیا تھا۔ جسے گذشتہ سال سے زیادہ وسیع اور مزین کیا گیا اس وسیع پنڈال میں ۱۵۰۰ کرسیاں نہایت قرینے سے لگائی گئیں جبکہ اطفال کے بیٹھنے کا الگ دریوں پر بھی انتظام تھا۔ ملک بھر کے ۱۵ صوبہ جات سے صوبائی و مقامی قائدین اور نمائندگان کے علاوہ ۹۰۰ کے قریب نومبائعین خدام و اطفال اجتماع میں شریک ہوئے جبکہ کل حاضری ۲۵۰۰ تھی۔ مساجد گراؤنڈ اور رہائش گاہیں جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ اجتماع کے انتظامات بہتر رنگ میں سرانجام دینے کیلئے مکرم و محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم خالد محمود صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں اجتماع کمیٹی تشکیل دی جس نے بحسن و خوبی تمام ضروری امور کو سرانجام دیا اور اجتماع کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کیلئے ۲۱ مختلف شعبہ جات قائم کئے جن کے تحت منتظمین و معاونین نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

پہلا روز ۲۵ ستمبر بروز بدھ

اجتماع کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی نماز فجر کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے "دعوۃ الی اللہ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خصوصی درس دیا اور خدام کو بیش قیمت نصائح کیں۔

درس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر بہشتی مقبرہ میں محترم محمد اکبر صاحب ایم اے قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی جس میں خدام واطفال کے علاوہ انصار بزرگان بھی شریک ہوئے۔

افتتاحی تقریب

صبح ۹۔۳۰ بجے مہمان خصوصی محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ افتتاحی تقریب کیلئے تشریف لائے سب سے پہلے ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت و نمائندگان نے آپ کا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کا استقبال کرتے ہوئے گلپوشی کی ازاں بعد مہمان خصوصی نے زیر لب دعاؤں کے ساتھ لوائے احمدیت اور محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے لوائے خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی کی جونہی پرچم فضاء میں بلند ہوئے خدام نے نہایت جوش و مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلامی نعرے بلند کئے جس سے سارا ماحول گونج اٹھا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اس موقع پر خدام نے "خدام احمدیت" ترانہ نہایت دلنشین انداز سے پیش کیا۔

۹۔۴۵ پر افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مہتمم مقامی نے تلاوت قرآن مجید کی اور اس کا ترجمہ سنایا۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام و اطفال کا عہد دوہرایا عہد کے بعد عزیز تنویر احمد ناصر نے نظم نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے خوش الحانی سے پڑھی نظم کے بعد مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے نہایت اختصار سے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بھارت کی مجالس خدام الاحمدیہ کا جامع رنگ میں جائزہ کارگزاری پیش کیا ازاں بعد مجلس اطفال الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری عزیز شبیر احمد یعقوب سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت نے پیش کی۔

ازاں بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اجتماع کے انعقاد پر مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھارت کی مختلف مجالس سے خدام و اطفال گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے ہیں جبکہ نومبائعین تو گذشتہ سال کی نسبت چار گنا زیادہ آئے ہیں آپ نے صوبائی قائدین اور مبلغین و معلمین کی اس سلسلہ میں مساعی اور تعاون کو سراہتے ہوئے اجتماع کے بابرکت ایام سے بھرپور استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی آپ نے فرمایا امسال خاکسار کو جلسہ سالانہ یو کے میں بحیثیت نمائندہ خدام الاحمدیہ بھارت شمولیت کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ ہندوستان کی جماعت کے ساتھ ساتھ خدام الاحمدیہ بھارت سے بہت خوش ہیں آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے بالخصوص نومبائعین کو نصیحت کی کہ اجتماع کے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں مجلس کے نظام اور کاموں کو اچھی طرح سیکھیں اور واپس جاکر اپنی جگہوں پر اس نظام کو جاری کریں اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے صدی کے آخری اجتماع کے انعقاد پر مبارک باد دیتے ہوئے مجلس کے قیام کی غرض و غایت اور موجودہ دور میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف خدام کو توجہ دلاتے ہوئے بیش قیمت نصائح کیں۔ اور آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی خطاب کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات حسن قرآت، مقابلہ نظم خوانی معیار الف۔ب۔ج۔ ہوئے (معیار ج اس سال بالخصوص ان نومبائعین کیلئے مقرر کیا گیا تھا جو ابتدائی طور پر ابھی قرآن مجید اور دینی معلومات سیکھ رہے ہیں)۔

ورزشی مقابلہ جات

ورزشی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ساڑھے تین بجے ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سپورٹس کا جھنڈا لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی ۔ ۶ بجے تک مقابلہ جات گراؤنڈ میں ہوئے۔ ازاں بعد کھانے اور نمازوں کیلئے وقفہ ہوا۔ رات آٹھ بجے خدام کے تقاریر حزب الف اور ب کے مقابلہ جات ہوئے۔ رات دس بجے جبکہ صدر اجلاس کا خطاب چل ہی رہا تھا پنڈال بھرا ہوا تھا شدید طوفان آگیا۔ لائٹ چلی جانے سے ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور تیز ہوا سے سارا پنڈال اکھڑ گیا۔

مقامی اور مہمان خدام نے اس موقعہ پر نہایت بہادری اور تن دہی سے کام لیتے ہوئے اجتماع گاہ کی اشیاء کو سنبھالا اور خود بڑی مشکل سے شدید طوفان اور بارش میں اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جانی، مالی نقصان سے محفوظ رکھا۔

دوسرا دن ۲۶ ستمبر

دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز نماز فجر اور درس سے ہوا جو مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان نے "اصلاح معاشرہ اور خدام الاحمدیہ کا کردار" عنوان پر دیا آپ نے خدام کو خاص طور پر نصائح کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف نہایت دلنشین انداز میں توجہ دلائی۔

صبح ۶ سے ۸ بجے تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے صحن ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اگرچہ اجتماع گاہ کا پنڈال بالکل زمین دوز ہو چکا تھا تاہم محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اس دن کی کاروائی کو حسب پروگرام جاری رکھنے کا حکم فرمایا اور محترم امیر صاحب کی اجازت سے مسجد اقصیٰ میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مقابلہ جات حسن قرآت۔ نظم خوانی۔ تقاریر ہوئے جبکہ مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ایوان خدمت میں ہوا۔ ایک بجے سے تین بجے تک نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ دوپہر کے کھانے میں مہمان خدام کے علاوہ قادیان کے جملہ خدام و اطفال کو بھی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے مدعو کیا گیا۔ بعدہ ۶ بجے تک ورزشی مقابلہ جات احمدیہ گراؤنڈ میں ہوئے جسے مکرم منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات نے خدام کے تعاون سے نہایت محنت سے دوبارہ تیار کیا تھا۔

شام تک منتظم صاحب پنڈال اور خدام نے نہایت محنت سے اجتماع گاہ پوری طرح تیار کر دی اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہاں طوفان بارش کا کوئی واقعہ ہوا ہی نہ ہو۔ ۸ بجے اطفال کا بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد ایک خصوصی نشست مکرم مولانا خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال آمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے "نومبائعین کی تعلیم و تربیت میں خدام الاحمدیہ کا کردار" عنوان پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے نہایت جامع انداز میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

صنعتی نمائش

اس سال پہلی مرتبہ صنعتی نمائش مکرم بشیر الشمس صاحب کے زیر انتظام ایوان انصار میں لگائی گئی جس میں خدام و اطفال نے اپنی دستکاری اور شوق کی بہت سی اشیاء رکھیں نمائش کا افتتاح محترم محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کے ساتھ شام ۶ بجے کیا۔ آپ محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ہمراہ نمائش ہال میں تشریف لائے اور تمام اشیاء کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش نہایت دلچسپ اور کامیاب ہونے کے ساتھ ساتھ ناظرین کیلئے معلومات کا بھی ذریعہ بنی اس نمائش کی اشیاء میں سے چنتہ کنٹہ کی مسجد احمدیہ کا ماڈل اول قرار پایا جو وہاں کے ایک خادم نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ انہیں تقسیم انعامات کے موقعہ پر ۲۰۰۰ روپے نقد انعام دیا گیا۔

۶ بجے خدام کا کوئز کا مقابلہ ہوا۔ جس میں کل ۸ ٹیموں نے شرکت کی۔ اس مقابلہ کے معاً بعد ایک تفریحی آئٹم بعنوان "کون بنے گا کروڑ پتی" عزیز طاہر احمد حافظ آبادی نے پیش کیا۔ جو ناظرین کیلئے نہایت دلچسپی کا باعث ہوا۔

تیسرا دن ۲۷ ستمبر

نماز فجر کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 49 Thursday 2th November 2000 Issue No :44

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے بعنوان خدام الاحمدیہ کے مقاصد و نصب العین دلنشین انداز میں درس دیا۔

ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے اس دوران مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے مقررہ اطفال کا مقابلہ دینی معلومات مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد بھی ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

تینوں روز مجموعی طور پر خدام و اطفال کے شاٹ پٹ، لانگ جمپ، نیشنل کبڈی، دوڑ سو میٹر، دو سو میٹر۔ فٹ بال، بیڈ منٹن۔ سلو سائیکل۔ والی بال۔ میوزیکل چیئرز۔ رسہ کشی کرکٹ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ٹیمیں زیادہ آنے کی وجہ سے امسال بعض کھیلوں کے دو دو مقابلہ جات بیک وقت کئے گئے۔

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

شام ۱۵۔۶ بجے پنڈال میں ہی اختتامی و تقسیم انعامات کی تقریب زیر صدارت مہمان خصوصی محترم محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ منعقد ہوئی سٹیج پر ہی محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب نگران اعلیٰ و مکرم خالد محمود صاحب صدر اجتماع کمیٹی بھی رونق افروز ہوئے۔ مکرم محمد اکبر صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا۔ نظم مکرم نوشاد احمد صاحب و قمر الدین نے خوش الحانی سے پڑھی مکرم زین الدین صاحب حامد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بعض ضروری اعلانات کئے۔ بعدہ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب نگران اجتماع نے جملہ مہمانان منتظمین و معاونین کا شکریہ ادا کیا شکریہ احباب کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ اجتماع ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت رہا۔ نئی مجالس کے خدام و اطفال کثرت سے شریک ہوئے آپ نے اس سلسلہ میں تعاون کرنے والے صوبائی و مقامی قائدین۔ نگران صاحبان صوبہ جات اور مبلغین و معلمین کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ بھارت سے حضور ایدہ اللہ کو بہت سی توقعات ہیں حضور نے آئندہ سال ۲۰۰۰ نئی مجالس کے قیام کا ٹارگٹ بھی دیا ہے لہٰذا سب خدام کا فرض بنتا ہے کہ اسے پورا کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش و تعاون دیں وقت کی قربانی کریں۔ اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور ان کو ادا کریں۔ اعلیٰ اخلاق پر قائم ہوں، نئے آنے والوں کی تربیت کریں، انہیں صحیح اسلامی ماحول دیں۔ مجلس کے کاموں میں بیداری اور تیزی پیدا کریں، جیسا ماحول یہاں دیکھا ہے اپنی مجالس میں قائم کریں۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ سب سے پہلے مہمان خصوصی نے بھارت کی مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال میں سے پوزیشن حاصل کرنے والی نیز نمایاں کارکردگی کرنے والی مجالس اور خدام کو انعامات دئے اسی طرح اجتماع کے مقابلہ جات علمی و ورزشی میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام و اطفال کو بھی انعامات دیئے جبکہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے صدر اجلاس کو مہمان خصوصی کی ٹرافی پیش کی اور اجتماع کے پروگراموں میں حصہ لینے والے نومبائعین خدام و اطفال کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ امسال موازنہ مجالس کے نتیجہ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اول مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ (کیرلہ) اور کوڈیا تھور (کیرلہ) دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد (A.P) اور ناصر آباد (کشمیر) سوم اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان اول مجلس اطفال الاحمدیہ کوڈیا تھور دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ کالابن سوم قرار پائیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

تقسیم انعامات کے دوران خصوصی طور پر نومبائعین کا تعارف کروایا گیا۔

اس کے بعد محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے خطاب میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے اس شاندار اجتماع کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا اگرچہ شدید بارش بھی ہوئی اور ہنگامی حالات میں خدام نے اپنے پروگراموں کو دوسری جگہ منتقل کر کے بغیر کسی نقص و حرج کے جاری رکھا میں اس امتحان میں کامیاب اترنے پر خدام کو بہت مبارک باد دیتا ہوں۔ آپ نے مجلس کے قیام کی غرض و غایت بیان کی تاریخ اسلام سے واقعات بیان کرتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں خدام و اطفال کو نصائح کیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ پیارے آقا کے خطبات سنیں۔ آپ سے ذاتی تعلق پیدا کریں اور آپ کیلئے دعائیں کرتے رہیں اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ سہ روزہ بابرکت اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اسلامی نعروں کی گونج میں اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ

نماز مغرب اور کھانے کے بعد ۱۵۔۱۱ بجے مسجد اقصیٰ میں مجلس شوریٰ زیر صدارت محترم محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ منعقد ہوئی آپ کی معاونت کیلئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور محترم محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ و تعلیم ساتھ والی نشستوں پر تشریف فرما ہوئے۔ مکرم سی شمس الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام کا عہد دہرایا قواعد و ضوابط سنانے کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی اس شوریٰ میں ۳۴ مجالس کے ۱۶۹ نمائندگان نے شرکت کی یہ تعداد بفضلہٖ تعالیٰ گذشتہ سالوں سے تین گنا زیادہ تھی مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت عمل میں آیا آپ کے ساتھ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب و مکرم خالد محمود صاحب نائب صدران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی رونق افروز ہوئے۔ اس اجلاس کا ایجنڈا مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ مہتمم تحریک جدید نے پیش کیا اور نمائندگان کی آراء ریکارڈ کیں اس اجلاس میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت میں بیداری لانے و کارگزاری کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ مالی امور پر بھی غور کیا گیا اور نمائندگان کی بیش قیمت آراء نوٹ کیں۔ رات ۴۵۔۲ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

بک سٹال

امسال بھی اجتماع کے تینوں روز بک سٹال لگایا گیا جس میں مہمانان کرام اور نومبائعین نے بھرپور استفادہ کیا اور قریباً ۷ ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

پریس اینڈ پبلسٹی

اجتماع سے پہلے اور اجتماع کے بعد بھی ملکی و علاقائی ۱۶ اخبارات نے اجتماع کی تفصیلی خبریں نمایاں عنوان اور تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ اسی طرح جالندھر ٹیلی ویژن نے بھی اجتماع کی خبر تصاویر کے ساتھ نشر کی جبکہ شعبہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے تینوں روز کے پروگراموں کو ریکارڈ کیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس سال کا اجتماع جو بیسویں صدی کا آخری اجتماع ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے نہایت شاندار اور کامیاب رہا اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج پیدا فرمائے اور اسے کامیاب بنانے والے تمام منتظمین و معاونین کو جزائے خیر عطا کرے اور تمام مہمانان کرام کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

(قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ۔
بمعاونت جلیل احمد انصاری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

دُعا کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 -1968)
AUTOMOTIVE RUBB... CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893